معاشرتی علوم

تیسری جماعت کے لیے





بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ۔ کوئٹہ

تیار کردہ : بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ۔

منظور کردہ : محکمہ تعلیم، حکومت بلوچستان بطور واحد نصابی کتاب برائے مدارس صوبہ بلوچستان

بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 23820 - 23796/3-53/79-E-O.S.D مورخہ 30.7.84

نظرثانی شدہ نیشنل ریویو کمیٹی، وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان۔

مُصنّفین :

1- پروفیسر محمد حنیف

2- محمود عتیق

3- حیات محمد

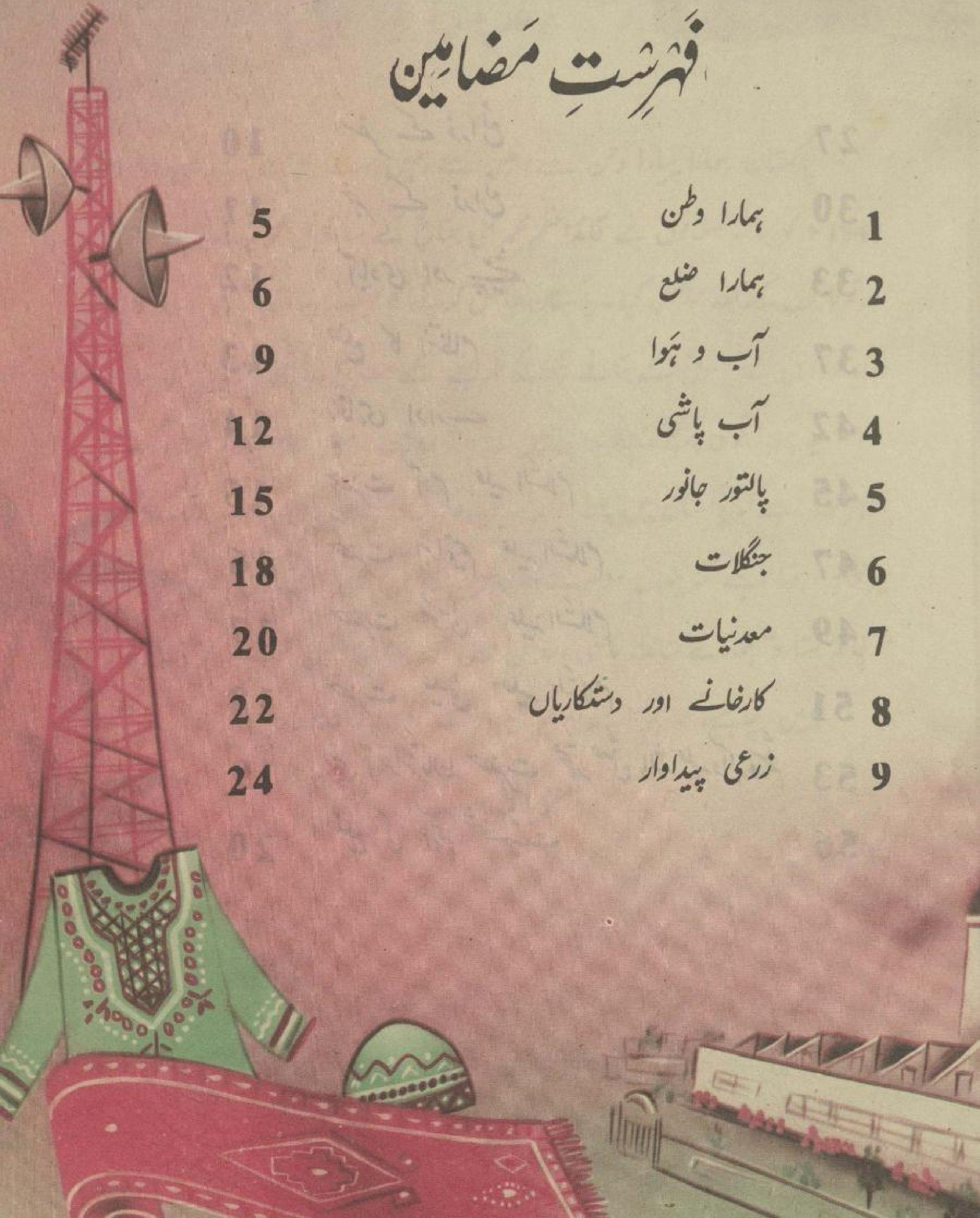
مدیران : پروفیسر محمد ایوب - انیس اقبال - عبدالغفار -

سرور حسین ایوبی - مس بشریٰ تحسین -

لے آؤٹ و ڈیزائننگ :- ڈاکٹر مُمتاز منگلوری و مس بشریٰ تحسین

آرٹ ورک :- محمد ادریس - خطاطی :- امتیاز قریشی

مطبع : قاسم پرنٹرز، آرچر روڈ، کوئٹہ



فہرستِ مضامین



ہمارا وطن

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے، جس سے ہمیں بہت محبت ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ مسلمانوں نے قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کے ساتھ مل کر اسے بڑی کوشش اور قربانیوں کے بعد حاصل کیا۔ پاکستان حاصل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم آزاد ہوں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزاریں۔

یہ ہمارا قومی پرچم ہے۔ اس میں دو رنگ ہیں۔ سبز اور سفید۔ سبز رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے زیادہ لوگ مسلمان ہیں۔ سفید رنگ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں دوسرے مذہبوں کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ پرچم پر "چاند ستارہ" ہمارے شاندار ماضی، روشن حال اور بہتر مستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پرچم کی عزت اور حفاظت کریں۔

سوالات

1۔ پاکستان کب بنا؟

2۔ ہمارے قومی پرچم میں کون سے رنگ ہیں؟

3۔ پرچم میں "چاند ستارہ" کیا ظاہر کرتا ہے؟

4۔ اپنی کاپی پر پاکستان کا پرچم بنائیے۔

5۔ پاکستان حاصل کرنے کا کیا مقصد تھا؟

ہمارا ضلع

کئی گاؤں مل کر تحصیل بنتی ہے ۔ چند تحصیلوں کو ملا کر ضلع بنایا جاتا ہے ۔

ضلع خاران صوبہ بلوچستان کے اٹھارہ ضلعوں میں سے ایک ہے ۔ اِس کی ایک تحصیل ہے ، تحصیل خاران ۔

ضلع کی تاریخ

ضلع کا پُرانا نام کاران تھا ۔ یہ کاران یا بارخان پہاڑوں کے نام پر رکھا گیا ہے ۔ ہمارے ضلع کی تاریخ بہت پرانی ہے ۔ ہمارے ضلع کے لوگوں نے دوسرے لوگوں کی طرح قائدِاعظمؒ کے ساتھ مل کر آزادی حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ آخر کار 14 اگست 1947ء کو پاکستان بن گیا اور ہمارا ضلع بھی پاکستان کا حصّہ بنا ۔ اُس وقت ہمارا علاقہ ایک ریاست تھی ۔ اِسے ریاست خاران کہتے تھے ۔ 1954ء میں اسے ضلع بنا دیا گیا ۔ پاکستان بننے کے بعد سے ہمارے ضلع نے زندگی کے ہر میدان میں بہت ترقی کی ہے ۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اسے اور زیادہ ترقی دینے کے لیے محنت اور دیانت داری سے کام کریں ۔

حدود اربعہ

حدُود اربعہ اُن چار حدوں کو کہتے ہیں جو کسی جگہ یا علاقے کو گھیرے ہُوئے ہوں ۔ ہمارے ضلع کا حدُود اربعہ یہ ہے :



ضلع خاران
حدُود اربعہ اور تحصیل
علاماتِ نقشہ
سرحد پاک و ایران
حدُود ضلع اور تحصیل
صدر مقام ضلع
صدر مقام تحصیل
دوسرے مقامات
پیمانہ
ایک سینٹی میٹر = 18 کلومیٹر
0 13 36 72 108
کلومیٹر
تحصیل
خاران
چکن
لجے
نوروز قلات
گرک
کسانیاب
کوہک
گرک
شمشان
سلابیک
حُرماگی
گودر
برشونکی
سردارچاہ
شمشی
بسیمہ
قلعہ لدگشت
ریگ بریدہ
میاں رُود
دُزآب
واشک
پیشک
گوز رزئی
شاہانہ
کمارُو
پیرکنڈ
ناگ
نہارو
پلشک
تمپ
مغل گورئی
ایران
ضلع
پنجگور
شمال
جنوب
مشرق
مغرب

ضلع خاران

سطح اور دریا

علاماتِ نقشہ

سرحد پاک و ایران

حدودِ ضلع

صدر مقام ضلع

صدر مقام تحصیل

دوسرے مقامات

دریا

سطح سمندر سے اونچائی

1800 میٹر سے زیادہ

900 میٹر سے 1800 میٹر

900 میٹر سے کم

جھیل

ریگستان

پیمانہ

0 18 36 72 108 کلومیٹر

ایک سم = 18 کلومیٹر

ضلع چاغی

راس کوہ

خاران

حرماگئی

ہامون ماشخیل

قلعہ لدگشت

دریائے ماشخیل

دریائے بڈو

ہامون

واشک

درگ

بیسیمہ

نگ

کوہ سیاہان

ضلع قلات

ضلع خضدار

ضلع پنج گور

ایران

شمال

جنوب

مشرق

مغرب

ضلع خاران کے شمال میں ضلع چاغی اور جنوب میں ضلع پنجگور و ایران ہیں ۔ اِس کے مشرق میں ضلع قلات و ضلع خضدار اور مغرب میں ایران ہے۔ ضلع خاران کی یہی چاروں حدیں اِس کا حدود اربعہ کہلاتی ہیں ۔

سطح

ہماری زمین ایک جیسی نہیں ہے ۔ کہیں پہاڑ ہیں ، کہیں میدان ۔ کہیں وادیاں ہیں اور کہیں دریا بہتے ہیں ۔ زمین کی اِس حالت کو "سطح" کہتے ہیں ۔ ہمارے ضلع میں درج ذیل قسم کی سطح پائی جاتی ہے :

پہاڑ

ہمارے ضلع کا شمالی ، مشرقی اور جنوبی حصّہ پہاڑی ہے ۔ مغرب میں وسیع ریگستان ہے ۔ مشرق اور جنوب میں کوہ سیاہان اور اُس کی شاخیں ہیں ۔ شمال میں راس کوہ اور اُس کی شاخیں ہیں ۔

میدان اور وادیاں

پہاڑوں کے درمیان نشیبی علاقے کو "وادی" کہتے ہیں ۔ ہمارے ضلع میں میدانی علاقہ مشرق سے مغرب تک پھیلا ہُوا ہے ۔ اس میں خاران، واشک ، ناگ اور ماشخیل کے علاقے مشہور ہیں ۔ جہاں پانی موجود ہے

وہ علاقہ زرخیز ہے ۔ ضلع کے مغرب میں وسیع ریگستانی علاقہ ہے ۔ یہاں ہامونِ ماشخیل نامی جھیل ہے ، جس میں ندی نالوں کا پانی جمع ہوتا رہتا ہے ۔ اِس جھیل کی وجہ سے اِس علاقے میں بہت سی چراگاہیں ہیں ۔

دریا

ہمارے ضلع میں کوئی مشہور دریا نہیں ہے ۔ چھوٹے چھوٹے ندی نالوں اور دریاؤں میں برسات کے دنوں میں پانی ہوتا ہے ۔ یہ پانی آبپاشی کے کام آتا ہے ۔

سوالات

1 ۔ آپ کے ضلع کا نام خاران کیوں ہے ؟ یہ کب ضلع بنا ؟

2 ۔ ضلع خاران کی جھیل کا نام بتائیے ۔

۔ ضلع خاران کے پہاڑوں کے نام بتائیے ۔

4 ۔ ضلع خاران کے میدانی علاقے کون کون سے ہیں ؟

5 ۔ ضلع خاران کا حدود اربعہ بیان کیجیے ؟

6 ۔ ضلع خاران کا کون سا علاقہ ریگستانی ہے ؟

آب و ہوا

ہمارے ہاں کبھی گرمی پڑتی ہے اور کبھی سردی ۔ کچھ مہینے ایسے بھی آتے ہیں جب نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے ، نہ زیادہ سردی ۔ سردی ، گرمی کی اِس حالت کو "موسم" کہتے ہیں اور سال بھر کے موسموں کی بدلتی ہُوئی حالت کو "آب و ہوا" کہتے ہیں ۔ سال میں چار موسم ہوتے ہیں ۔ موسمِ سرما ، موسمِ بہار ، موسمِ گرما اور موسمِ خزاں ۔

موسمِ سرما

موسمِ سرما یعنی سردی کا موسم نومبر سے شروع ہوتا ہے اور فروری کے آخر تک رہتا ہے ۔ کاریزوں، چشموں اور ندی ، نالوں میں پانی کم ہو جاتا ہے ۔ دن چھوٹے ہو جاتے ہیں اور راتیں بڑی ہوتی ہیں ۔ دن کو دُھوپ میں بیٹھنے کا بہت لُطف آتا ہے ۔ سب تحصیل رخشاں پہاڑی علاقہ ہے ، اِس لیے یہاں سردی زیادہ ہوتی ہے ۔ یہاں بارش بھی اِسی موسم میں ہوتی ہے ، لیکن بہت کم ہوتی ہے ۔



تھرمامیٹر

موسمِ بہار

مارچ ، اپریل موسم بہار کے مہینے ہوتے ہیں موسمِ بہار میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ سردی ۔ کبھی کبھار بارش بھی ہو جاتی ہے۔ درخت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں ۔ پھول کِھلتے ہیں ۔ پہاڑوں کے دامن اور میدانوں میں گھاس اُگتی ہے ۔ جانوروں کو بہت چارہ ملتا ہے تازہ گھاس کھا کر خوب موٹے تازے ہو جاتے ہیں ۔ اِس موسم میں دن رات قریباً برابر ہوتے ہیں ۔

موسمِ گرما

موسمِ گرما مئی سے شروع ہو کر ستمبر کے وسط تک رہتا ہے ۔ جون ، جولائی ، اگست کے مہینوں میں سخت گرمی پڑتی ہے ۔ ریت کے طوفان آتے ہیں ۔ موسم خشک ہوتا ہے ۔ ماشخیل میں تیز ہوائیں چلتی ہیں ۔ اِس لیے گرمی کا اثر ذرا کم ہوتا ہے ۔

واشک میں گرمیوں میں دن کو باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ لُو (گرم ہوا) لگنے سے آدمی ہلاک ہوسکتا ہے، البتہ راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ ہمارے ضلع میں سایہ دار درخت بہت کم ہیں اور پانی بھی بہت کم ہے اِس لیے انسان اور جانور گرمی اور طوفان کی شدت سے تنگ آجاتے ہیں۔

موسمِ خزاں موسمِ خزاں وسط ستمبر سے اکتوبر کے آخر تک رہتا ہے۔ درختوں کے پتّے زرد ہو کر جھڑنا شروع ہوجاتے ہیں۔ گھاس خشک ہوجاتی ہے۔ اِس موسم کو پت جھڑ کا موسم بھی کہتے ہیں۔ اِس موسم میں دن رات قریباً برابر ہوتے ہیں۔

سوالات

1۔ سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ اُن کے نام بتائیے۔

2۔ آپ کے ضلع کا سب سے لمبا موسم کون سا ہے؟

3۔ کس موسم میں راتیں بڑی اور دن چھوٹے ہوتے ہیں؟

4۔ سردی کے بعد کون سا موسم آتا ہے اور گرمی کے بعد کون سا؟

5۔ سال بھر کے موسموں کی بدلتی ہُوئی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

آب پاشی

ہوا کی طرح پانی بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ انسان، حیوان، درخت، پھول، پھل اور پودے اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ کھانے پکانے، نہانے دھونے اور مکان وغیرہ بنانے کے لیے بھی پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ زندگی اس کے بغیر ناممکن ہے۔ اکثر لوگ پانی جیسی نعمت کی قدر نہیں کرتے حالانکہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ پانی کو ضائع مت کرو۔

پانی کی یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہمیں دو ذریعوں سے عطا کرتا ہے۔ ایک بارش کے ذریعے اور دوسرے اُن ذخیروں کے ذریعے جو زمین کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ بارش ہوتی ہے تو ندی نالے بھر جاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر دیتے ہیں، لیکن جب بارش نہ ہو یا کم ہو تو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہمیں زمین کے اندر سے پانی نکالنا پڑتا ہے۔

جن ذریعوں سے ہم اپنے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتے ہیں، اُنھیں "ذرائع آب پاشی" کہتے ہیں۔ نہریں، کنویں، چشمے، کاریزیں، ٹیوب ویل، تالاب اور بند (ڈیم) مختلف "ذرائع آب پاشی" ہیں۔

ہمارے ضلع کے ذرائع آب پاشی یہ ہیں:

بارش

یہ آب پاشی کا قدرتی ذریعہ ہے۔ ہمارے ضلع میں بارش کم ہوتی ہے۔ بارش ہوتی ہے تو میدانی علاقوں کے برساتی دریاؤں میں پانی آجاتا ہے اور زمیندار اپنی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔

کاریز

پہاڑوں پر برف گرتی ہے اور بارش بھی ہوتی ہے۔ بارش کا زیادہ پانی بہہ کر میدانوں میں چلا جاتا ہے۔ برف آہستہ آہستہ پگھلتی ہے اور اُس کا زیادہ تر پانی زمین میں جذب ہوجاتا ہے۔ یہ پانی زمین کے نیچے ذخیرے کی صورت میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ ہمارے ضلع میں اِس پانی کو نکالنے کے لیے کاریزیں کھودی جاتی ہیں۔ پہاڑ کے دامن میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کئی کنویں کھودے جاتے ہیں۔ پھر سُرنگ کے ذریعے اِن کنوؤں کو آپس میں ملا دیا جاتا ہے۔ اِس طرح زمین کے اندر ہی اندر ایک نہر سی بن جاتی ہے۔ اِسی زیرِ زمین نہر کو "کاریز" کہتے ہیں۔ آب پاشی کا یہ طریقہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں ہزاروں سال سے جاری ہے۔ کاریز آب پاشی کا بہت مفید ذریعہ ہے۔

بند

ہمارے ضلع میں جب بارش ہوتی ہے تو ندی ، نالوں اور دریاؤں میں پانی آجاتا ہے - اُن پر بند بنا کر پانی کو روک لیتے ہیں اور اُس سے زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے -

ٹیوب ویل

ٹیوب ویل اصل میں کنویں ہی ہوتے ہیں - ان کنوؤں سے ڈیزل آئل یا بجلی سے چلنے والی مشین کے ذریعے زمین کی گہرائی سے بہت سا پانی کھینچ کر نکالتے ہیں - اُس سے آس پاس کے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتے ہیں- ہمارے ضلع میں ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں -

سوالات

1 - " ذرائع آب پاشی " کسے کہتے ہیں ؟

2 - آب پاشی کا قدرتی ذریعہ کیا ہے ؟

3 - اِن ذرائع آب پاشی میں سے جو آپ کے ضلع میں ہیں اُن پر (✓) کا نشان لگائیے -

نہریں - بند - چشمے - کاریزیں - کنویں - ٹیوب ویل - تالاب -



پالتو جانور



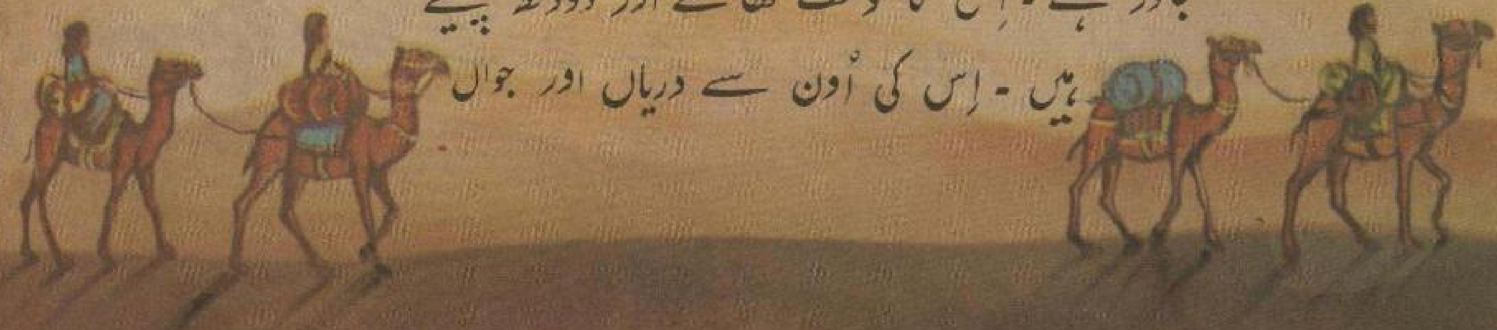
انسان کے سب سے قدیم دوست اور دولت اُس کے پالتو جانور ہیں - ہم حلال جانوروں کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں - اُن کے بالوں سے کپڑے، خیمے دریاں، قالین اور بوریاں بناتے ہیں - اِن پر بوجھ لادتے اور سواری کرتے ہیں - کھیتوں میں یہ ہمارے لیے ہل چلاتے ہیں - اِن کے چمڑے سے ہم اپنے استعمال کی بے شمار چیزیں بناتے ہیں - مثلاً جوتے، سوٹ کیس، پوستین، جانماز اور مشکیں وغیرہ - ہمارے ضلع میں مندرجہ ذیل پالتو جانور پائے جاتے ہیں:

گائے - بیل

گائے دودھ کے لیے اور بیل ہل چلانے اور باربرداری کے لیے پالے جاتے ہیں - ہمارے ضلع کی آب و ہوا گرم خشک ہے - پانی اور چارہ کم ہے، اِس لیے گائے، بیل کم پالے جاتے ہیں - صرف سندھ کی تھری نسل والے گائے، بیل ہمارے علاقے کی آب و ہوا برداشت کرتے ہیں -

اُونٹ

ہمارے ضلع میں اُونٹ سواری کرنے اور بوجھ اُٹھانے کے کام آتا ہے - اِس کو "ریگستان کا جہاز" بھی کہتے ہیں - اِس کے پاؤں قدرت نے اِس طرح بنائے ہیں کہ یہ بہت آسانی سے ریت پر تیزی سے چل سکتا ہے - یہ بہت مفید جانور ہے - اِس کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں - اِس کی اُون سے دریاں اور جوال





(بوریاں) بھی بناتے ہیں۔ یہ لمبے لمبے فاصلے طے کرتا ہے اور تھکتا نہیں۔ ہر قسم کی آب وہوا میں گزارہ کر لیتا ہے۔ اپنا پیٹ گھاس پھوس، پتوں اور کانٹے دار جھاڑیوں سے بھر لیتا ہے۔ پانی کے بغیر کئی کئی دن تک گزارہ کر سکتا ہے۔ ہمارے ضلع کے اکثر علاقے ریگستان اور غیر آباد ہیں۔ خانہ بدوش لوگ اونٹوں پر اپنا سامان لادتے ہیں اور چراگاہوں کی تلاش میں سارے علاقے میں پھرتے رہتے ہیں۔

بھیڑ بکریاں

بھیڑ بکریاں زیادہ تر پہاڑی علاقوں میں پالی جاتی ہیں۔ خانہ بدوش لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ یہ گھاس کی تلاش میں سارے علاقے میں پھرتے رہتے ہیں۔ ان کا دودھ پیتے اور گوشت کھاتے ہیں۔ ہمارے ہاں رخشانی نسل کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ یہ چھوٹے قد کی ہوتی ہیں۔ رنگ سفید ہوتا ہے۔ ان کے جسم پر اُون کم ہوتی ہے اور اچھی قسم کی نہیں ہوتی اس لیے صرف مقامی طور پر بلوچی دریاں، کمبل اور قالین بنانے کے کام آتی ہے۔ ہمارے ہاں بکریاں بھی چھوٹے قد کی ہوتی ہیں۔ بدن پر کم بال ہوتے ہیں۔ زیادہ تر کالے رنگ کی ہوتی ہیں۔ ان کے بالوں سے خیمے، رسیاں، بوریاں اور دریاں (گدان) بناتے ہیں۔

گھوڑا

گھوڑا بہت وفادار، ہمت والا اور طاقت ور جانور ہے۔ ہمارے علاقہ میں صرف "بلوچی گھوڑا" ہوتا ہے۔ اس کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اس کا قد درمیانہ ہوتا ہے۔ سواری کے لیے بہت پسند کیا جاتا ہے۔









شہروں اور قصبوں میں گھوڑے تانگے اور ریڑھوں کو بھی چلاتے ہیں۔

مرغیاں مرغیاں گاؤں کے تقریباً ہر گھر میں پالی جاتی ہیں۔ اُن کا گوشت اور انڈے کھائے جاتے ہیں۔

گدھا گدھا بہت مفید پالتو جانور ہے۔ باربرداری اور سواری کے کام آتا ہے۔ یہ پہاڑی اور میدانی علاقوں میں آسانی سے سفر کر لیتا ہے۔

سوالات

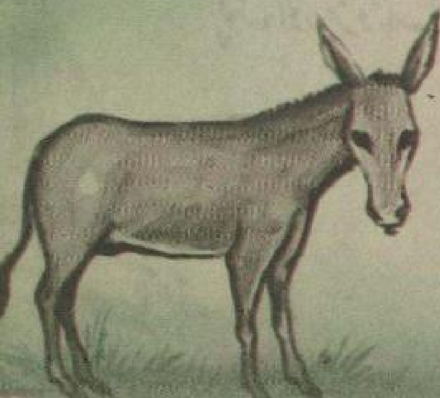
1 - پالتو جانوروں سے ہم کیا کیا فائدے حاصل کرتے ہیں ؟

2 - آپ کے ضلع میں کون سی مشہور نسل کا گھوڑا پایا جاتا ہے ؟

3 - کون سے جانور باربرداری کے کام آتے ہیں ؟

4 - کن جانوروں کی کھال ہمارے استعمال میں آتی ہے ؟

5 - کون سے جانور ہمیں خوراک مہیا کرتے ہیں ؟



جنگلات

درخت خدا کی بڑی نعمت ہیں۔ اِن کے پتے ہماری بھیڑ بکریاں کھاتی ہیں۔ ان کے سائے میں بچے کھیلتے اور بڑے بیٹھتے ہیں۔اِن کی لکڑی میز، کرسیاں، ڈیسک، تختہ سیاہ، پلنگ، مکان کے شہتیر، دروازے اور کھڑکیاں بنانے کے کام آتی ہے۔ درختوں کی لکڑی جلانے کے کام بھی آتی ہے۔ ہم پھل دار درختوں کے پھل کھاتے ہیں۔ درختوں کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔

جہاں بہت سے درخت اُگے ہوتے ہیں اُس جگہ کو "جنگل" کہتے ہیں۔ ان درختوں کی نگرانی کے لیے "محکمہ جنگلات" قائم ہے۔

ہمارے ضلع میں پانی کی کمی ہے، اس لیے درخت اور چراگاہیں کم ہیں۔ سارے ضلع میں گز کا درخت زیادہ ہوتا ہے۔اس کے علاوہ جھیل ہامون ماشخیل کے اردگرد کافی چراگاہیں ہیں اور گز، تاغیز، پوگ اور گُنزونک کے درخت پائے جاتے ہیں۔ان کی لکڑی مکان بنانے میں

اور جلانے کے کام آتی ہے۔ بارش ہو جائے تو پہاڑوں اور میدانوں میں گھاس اُگتی ہے ۔ لوگ مویشی چراتے ہیں ۔ پہاڑوں پر مفید جڑی بُوٹیاں بھی اُگتی ہیں جن سے دوائیں بنائی جاتی ہیں ۔

سوالات

1- جنگلات سے ہمیں کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ؟

2- آپ کے ضلع میں جو درخت پائے جاتے ہیں ، اُن پر (✓) کا نشان لگائیے۔

شیشم ، نخنجک ، گز ، تاغیز ، کوڈ ، پوگ ، پھلاہی ، نزونک ۔

3- خالی جگہ پُر کرکے جُملے مکمل کیجیے ۔

(i) جہاں بہت سے درخت اُگے ہوں اُس جگہ کو ______ کہتے ہیں ۔

(ii) گز اور تاغیز کے درختوں کی لکڑی ______ بنانے اور ______ کے کام آتی ہے ۔

(iii) جڑی بُوٹیوں سے ______ بنائی جاتی ہیں ۔







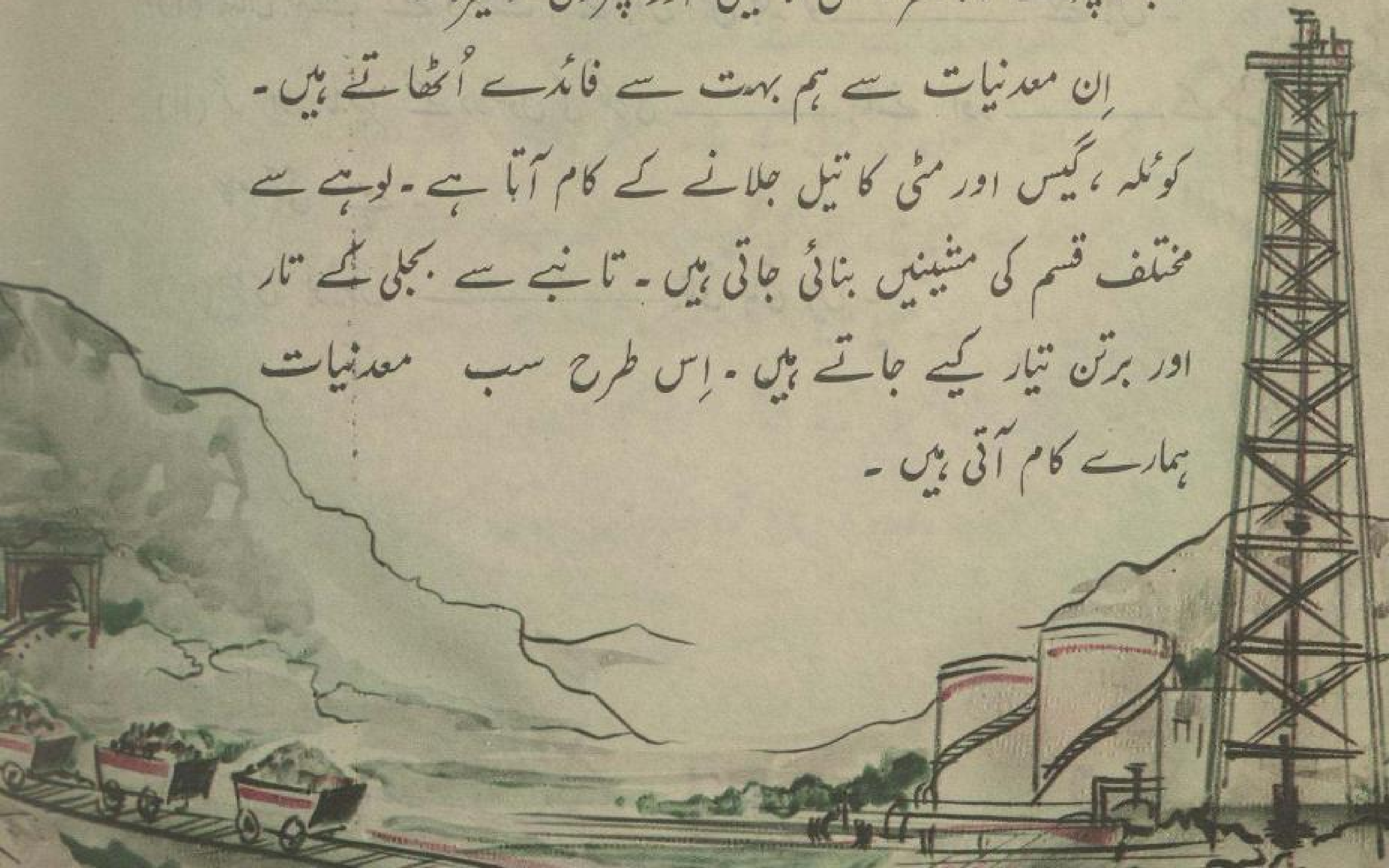




معدنیات

زمین کے اندر بھی بہت سی قیمتی اور مفید چیزیں چھپی ہوئی ہیں۔ ہم اُن چیزوں کو تلاش کر کے زمین سے نکال لیتے ہیں اور کام میں لاتے ہیں۔ ان سے ہم بہت سے فائدے اُٹھاتے ہیں۔ زمین یا پہاڑوں کے اندر سے حاصل ہونے والی یہ چیزیں "معدنیات" کہلاتی ہیں، جیسے لوہا، کوئلہ، سونا، چاندی، تانبا، چُونے کا پتھر، مٹی کا تیل اور پٹرول وغیرہ۔

اِن معدنیات سے ہم بہت سے فائدے اُٹھاتے ہیں۔ کوئلہ، گیس اور مٹی کا تیل جلانے کے کام آتا ہے۔ لوہے سے مختلف قسم کی مشینیں بنائی جاتی ہیں۔ تانبے سے بجلی کے تار اور برتن تیار کیے جاتے ہیں۔ اِس طرح سب معدنیات ہمارے کام آتی ہیں۔



ہمارے ضلع کی معدنیات یہ ہیں :

کرومائیٹ

ہمارے ضلع کے شمالی پہاڑ کوہ راس سے کرومائیٹ نکالا جاتا ہے ۔ یہ بہت قیمتی دھات ہے یہ لوہے کو فولاد بنانے کے کام آتی ہے ۔ یہ باہر کے ملکوں کو بھی بھیجی جاتی ہے ۔

سوالات

1۔ معدنیات کسے کہتے ہیں ؟

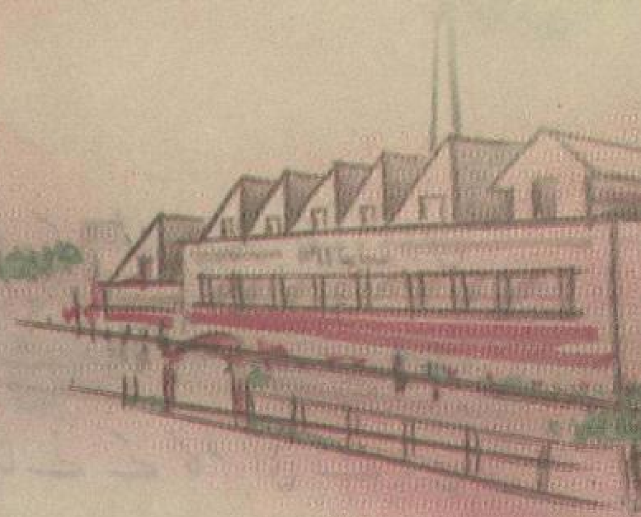
2۔ زمین کے اندر کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں ؟

3۔ آپ کے ضلع میں کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں ؟

4۔ بتائیے یہ معدنیات ہمارے کس کام آتی ہیں ؟

کوئلہ ۔ مٹی کا تیل ۔ تانبا ۔ لوہا ۔ کرومائیٹ ۔ گیس ۔





کارخانے اور دستکاریاں

کارخانے

کارخانوں میں مشینوں کے ذریعے مفید چیزیں بنائی جاتی ہیں ۔ اِن میں کم وقت اور کم محنت سے زیادہ چیزیں تیار کی جاتی ہیں ۔ مثلاً گھی ، چینی ، کپڑا ، دوائیں ، مختلف اوزار ، کھیلوں کا سامان ، برتن اور بہت سی دوسری چیزیں کارخانوں میں مشینوں پر تیار کی جاتی ہیں ۔ ہمارے ضلع میں کوئی کارخانہ نہیں ہے ۔



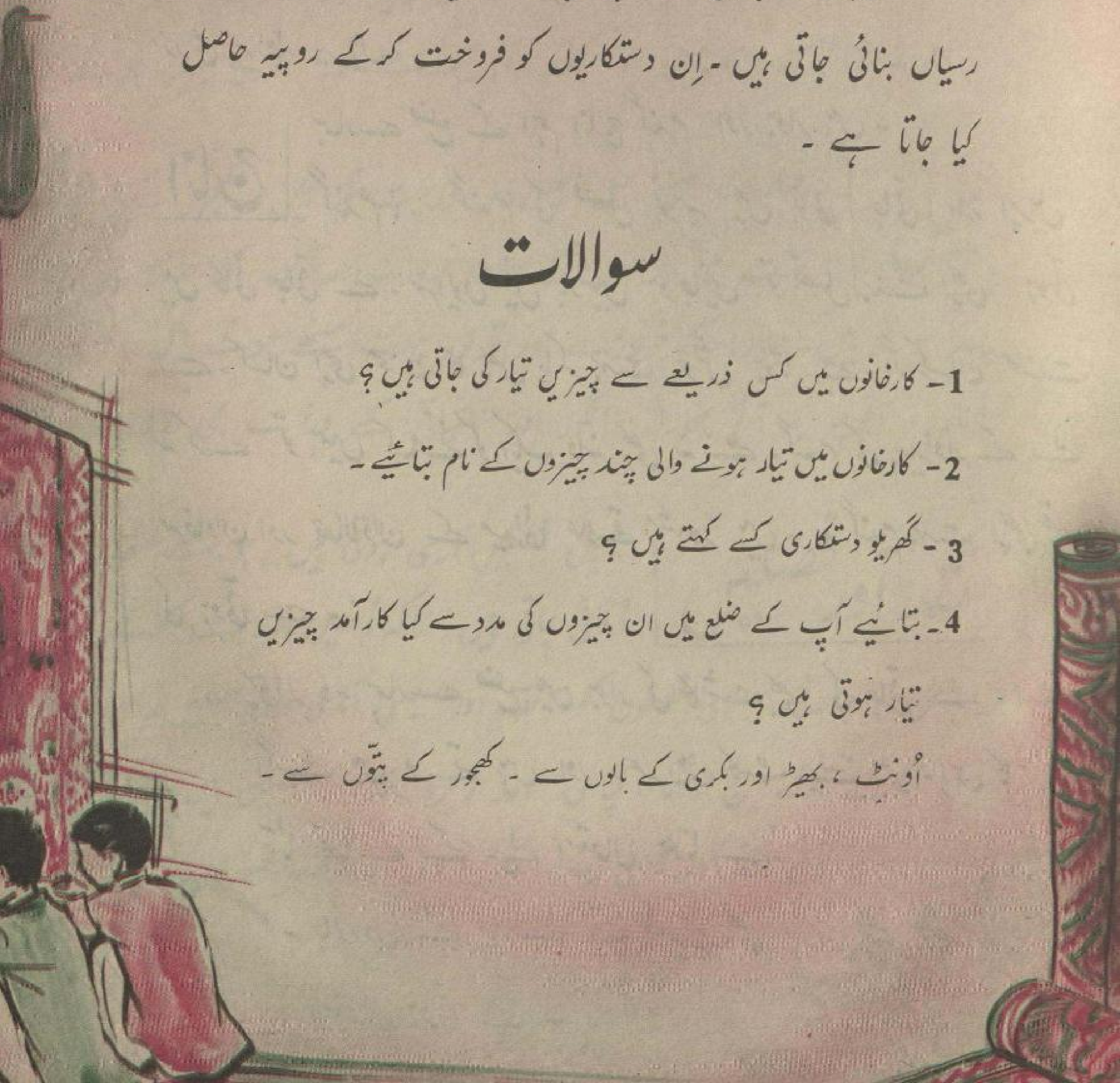
گھریلو دستکاریاں

کاری گر لوگ گھروں میں مختلف کارآمد چیزیں تیار کرتے ہیں ، انھیں گھریلو دستکاریاں کہتے ہیں ۔ ہمارے ضلع میں اونٹ ، بھیڑ اور بکری کے بالوں سے اُونی دریاں ، نمدے





اور قالین بنائے جاتے ہیں دریاں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں ۔ بکری کے بالوں سے رسیاں ، بوریاں اور خیمے بھی بنائے جاتے ہیں ۔ کھجور کے پتّوں سے چٹائیاں ، ٹوکریاں ، جائے نماز اور رسیاں بنائی جاتی ہیں ۔ اِن دستکاریوں کو فروخت کر کے روپیہ حاصل کیا جاتا ہے ۔



سوالات

1۔ کارخانوں میں کس ذریعے سے چیزیں تیار کی جاتی ہیں ؟

2۔ کارخانوں میں تیار ہونے والی چند چیزوں کے نام بتائیے ۔

3 ۔ گھریلو دستکاری کسے کہتے ہیں ؟

4۔ بتائیے آپ کے ضلع میں ان چیزوں کی مدد سے کیا کارآمد چیزیں تیار ہوتی ہیں ؟

اُونٹ ، بھیڑ اور بکری کے بالوں سے ۔ کھجور کے پتّوں سے ۔

زرعی پیداوار

کھیتوں اور باغوں میں محنت کر کے کسان ہمارے لیے اناج ، سبزیاں اور پھل پیدا کرتے ہیں ۔ اِن چیزوں کو "زرعی پیداوار" کہا جاتا ہے ۔ ہمارے ضلع کی اہم زرعی پیداوار یہ ہیں :

اناج

ہمارے ضلع کے اہم اناج گندم اور جوار ہیں ۔

گندم :۔ گندم کی فصل نومبر میں بوئی جاتی اور اپریل میں کاٹی جاتی ہے ۔ سردیوں میں بارشیں ہو جائیں تو فصل بہت اچھی ہوتی ہے ۔ کسان اپنی محنت کا پھل پا کر بہت خوش ہوتا ہے ۔ اگر کسان محنت نہ کرے تو ہمیں کھانے کو ایک دانہ بھی نہ ملے ۔ گندم کی پیداوار کے لیے سرخاوان اور جھالاوان کے میدانی علاقے مشہور ہیں ۔ یہ گندم بہت اچھی قسم کی ہوتی ہے ۔

جوار :۔ ہمارے ضلع میں جوار کی کاشت بھی کی جاتی ہے ، اسے اگست میں بوتے ہیں اور دسمبر میں کاٹ لیتے ہیں ۔ اِس کا آٹا کھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ جانوروں کے چارے کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے ۔

ان کے علاوہ تھوڑی سی مقدار میں ماش اور مونگ بھی کاشت کیے جاتے ہیں۔

سبزیاں

سبزیاں ہماری خوراک کا حصّہ ہیں۔ ہمارے ضلع میں جہاں پانی میسّر آتا ہے وہاں سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ موسمِ سرما میں گاجر، شلجم، پالک اور مولی پیدا ہوتے ہیں۔ موسمِ گرما میں پیاز، ٹماٹر، بھنڈی، کدّو، ٹینڈے اور توری پیدا ہوتے ہیں

پھل

ہمارے ضلع میں پھل دار درخت کم ہیں۔ کھجُور کے درخت بہُت ہیں۔ اس کے علاوہ خربوزے اور تربوز بھی خاصی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں کے خربوزے اور تربوز بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں انار، آلُوچہ، آلُو بخارا، انگور اور ناشپاتی کے درخت بھی ہیں۔

نقد آور فصلیں

بعض فصلیں ایسی ہوتی ہیں جو بہت مقدار میں اُگائی جاتی ہیں تاکہ اُنھیں فروخت کرکے رقم حاصل کی جائے۔ ایسی فصلوں کو "نقد آور" یعنی آمدنی والی فصلیں کہا جاتا ہے۔ تیل نکالنے کے بیج، گنا، کپاس اور زیرہ نقد آور فصلیں ہیں۔ ہمارے ضلع میں کوئی نقد آور فصل پیدا نہیں ہوتی۔ صرف تھوڑی سی مقدار میں زیرہ پیدا ہوتا ہے۔



ہم اپنی ضرورت سے زیادہ پیداوار کو دوسرے ضلعوں میں فروخت کر دیتے ہیں اور ضرورت کی چیزیں دوسرے ضلعوں سے منگوا لیتے ہیں۔ اشیاء کے اِس لین دین اور خرید و فروخت کو "تجارت" کہتے ہیں۔

سوالات



1 - "زرعی پیداوار" کسے کہتے ہیں؟

2 - ضلع خاران میں پیدا ہونے والے اناج کون سے ہیں؟

3 - موسمِ سرما میں پیدا ہونے والی سبزیوں پر (✓) کا نشان لگائیے۔

گوبھی، کدو، شلجم، پالک، بھنڈی، توری، مولی، گاجر، کریلے۔

4 - ضلع خاران میں پیدا ہونے والے پھلوں پر (✓) کا نشان لگائیے۔



انگور، کھجور، امرود، آم، انار، سیب، مالٹا، خربوزے۔

5 - نقد آور فصل کسے کہتے ہیں؟ نقد آور فصلوں کے نام بتائیے۔



سفر کے ذرائع

ہمیں اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے، اسے ہم "سفر" کہتے ہیں۔ سفر کے بڑے بڑے ذریعے ریل، بس، ہوائی جہاز اور بحری جہاز ہیں۔ ہمارے ضلع میں سفر زیادہ تر کچی سڑکوں پر کیا جاتا ہے۔

سڑکیں

پکی سڑکیں :- پکی سڑکیں پتّھر اور تار کول سے بنائی جاتی ہیں۔ یہ ہموار اور سخت ہوتی ہیں۔ اِن پر بسیں، کاریں اور ٹرک وغیرہ نہایت تیز رفتاری سے چل سکتے ہیں۔

ہمارے ضلع میں پکی سڑکیں نہیں ہیں۔ صرف خاران شہر کے قریب چند کلو میٹر تک سڑکیں پکی ہیں۔ حکومت اب مزید پکی سڑکیں بنا رہی ہے۔

کچی سڑکیں :- کچی سڑکیں وہ ہوتی ہیں جن پر صرف بجری یا مٹی بچھا دی جاتی ہے۔ یہ سڑکیں زیادہ ہموار اور مضبوط نہیں ہوتیں اِس لیے اِن پر تیز رفتاری سے سفر نہیں کیا جاسکتا۔ بارش کے دنوں میں اِن سڑکوں پر سفر زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

ضلع کی کچّی سڑکیں یہ ہیں :

خاران سے نوشکی :- یہ سڑک خاران سے پنکن ہوتی ہُوئی نوشکی تک جاتی ہے۔

خاران سے پنجگور :- یہ سڑک بسیمہ اور ناگ سے ہوتی ہُوئی پنجگُور تک جاتی ہے۔

خاران سے قلعہ لدگشت : خاران سے ایک سڑک قلعہ واشک، دزآب ہوتی ہُوئی لدگشت تک جاتی ہے۔

ضلع خاران میں کچی سڑکیں ضلع کے مختلف دیہات کو آپس میں اور شہروں سے ملاتی ہیں۔ اِن سڑکوں پر کافی آمدورفت رہتی ہے۔

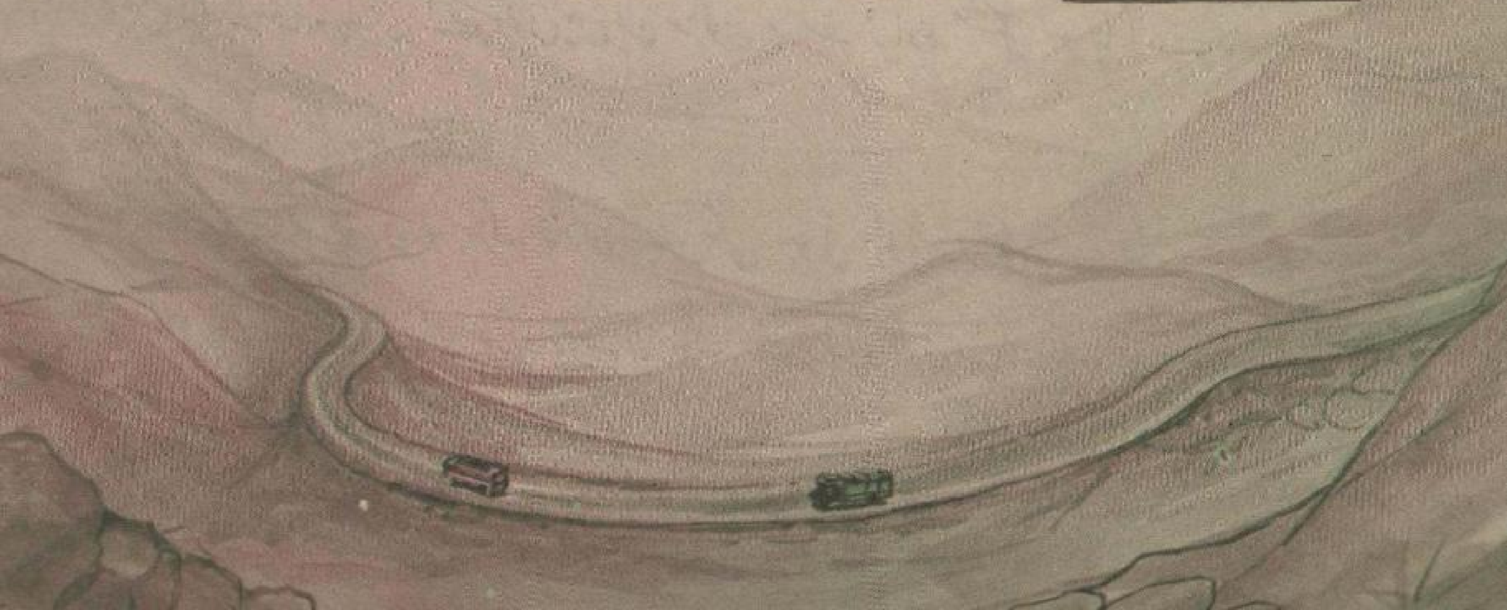
ریل

ریل گاڑی لوہے کی پٹڑی پر چلتی ہے۔ ریل گاڑی کے ڈبوں کو ریل کا انجن کھینچ کر لے جاتا ہے۔ ریل گاڑی کے ٹھہرنے کی جگہ کو"ریلوے سٹیشن" کہتے ہیں۔ ریل کے ذریعے سامان بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے۔

ہمارے ضلع میں کوئی ریلوے لائن نہیں ہے۔

ہوائی سفر

ہوائی جہاز بھی سفر کا ایک ذریعہ ہے۔ ہوائی جہاز کے اُترنے اور اُڑنے کے لیے ایک خاص جگہ بنائی جاتی ہے



ضلع خاران
ذرائع آمدورفت
پکّی اور کچّی سڑکیں

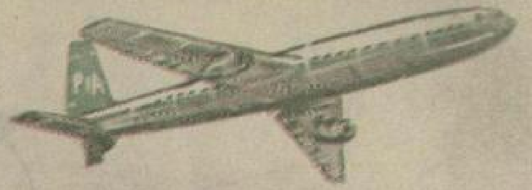
پیمانہ: 0 کلومیٹر — 18 — 36 — 72 — 108 کلومیٹر

ایک سم = 18 کلومیٹر

علامات نقشہ

سرحد پاک و ایران	— · — · —
حدود ضلع	- - - -
صدر مقام ضلع	◎
صدر مقام تحصیل	○
دوسرے مقامات	∘
پکّی سڑک	━━
کچّی سڑک	——

ضلع چاغی
نوکنڈی کو
پشکن
لجے
نوروز قلات
خاران
گرک
جرماگئی
ضلع مستونگ
قلات کو
ضلع قلات
ورگ
بسیمہ
واشک
بیلہ کو
ضلع
قلعہ لدگشت
دزآپ
ماشکیل
ناگ
مغل غوری
ایران
پنجگور
ضلع پنجگور
ضلع خضدار
شمال
جنوب
مشرق
مغرب



جسے " ہوائی اڈا " کہتے ہیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعے دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے ۔ اب تک ہمارے ضلع میں ہوائی سفر کا کوئی انتظام نہیں ۔

سوالات

1 - سفر کے مختلف ذرائع کون کون سے ہیں ؟

2 - ضلع خاران کی کچی سڑکوں کے نام بتائیے ۔

3 - خاران سے پنجگور جاتے ہوئے آپ کی بس کون کون سے شہروں سے گزرے گی ؟

4 - آپ کے ضلع میں سفر کے جو ذرائع ہیں اُن پر یہ (✓) نشان لگائیے ۔

بس ۔ ریل گاڑی ۔ ہوائی جہاز ۔ ٹرک ۔ بحری جہاز ۔

5 - خالی جگہ پُر کر کے جملے مکمل کیجیے ۔

i ______ سڑکوں پر سفر تیز رفتاری سے کیا جاتا ہے ۔

ii کچی سڑکیں زیادہ ______ اور مضبوط نہیں ہوتیں ۔

iii ریلوے سٹیشن ______ کے ٹھہرنے کی جگہ کو کہتے ہیں ۔

iv ہوائی جہاز کے اُڑنے اور اُترنے کی جگہ کو ______ کہتے ہیں ۔



خبر کے ذرائع



کوئی خبر یا پیغام جس ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جائے اُسے "خبر کا ذریعہ" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں خبر کے ذرائع یہ ہیں:

ڈاک

ڈاک کے ذریعے آپ اپنی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکتے ہیں۔ اس کام کے لیے حکومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھے ہیں۔ ہم ڈاک خانے سے لفافہ یا پوسٹ کارڈ خریدتے ہیں۔ پھر خط لکھ کر لفافے میں بند کر دیتے ہیں اور لفافے پر پتہ لکھ کر اُسے "لیٹر بکس" میں ڈال دیتے ہیں۔ محکمۂ ڈاک والے ہر روز لیٹر بکس کو کھول کر خط نکال لیتے ہیں اور اُس پر لکھے ہوئے پتے کے مطابق اسے دوسرے شہر میں بھیج دیتے ہیں۔

ہمارے ضلع میں ڈاک بسوں کے ذریعے بھیجی جاتی ہے۔ جہاں کوئی بس نہیں جاتی وہاں آدمی ڈاک پہنچاتے ہیں۔ ڈاک کے ذریعے خط کے علاوہ روپیہ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاسکتا ہے، اسے "منی آرڈر" کہتے ہیں۔ چھوٹی موٹی چیزیں بھی بند کر کے ڈاک کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجی جاسکتی ہیں، اسے "پارسل" کہتے ہیں۔ جب یہ چیزیں دوسرے شہر کے ڈاک خانے میں پہنچتی ہیں تو ڈاکیا اُنھیں گھر گھر لے جاکر تقسیم کرتا ہے۔



تار

کوئی پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ جلد پہنچانا ہو تو اُسے "تار" کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ تار پر ڈاک کی نسبت زیادہ پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ تار گھر والا اس پیغام کے الفاظ گن کر ہم سے پیسے لے لیتا ہے اور ایک چھوٹی سی مشین کو کھٹکھٹاتا ہے۔ جس شہر میں یہ تار بھیجنا ہو، وہاں کے تار گھر میں بھی ایک مشین رکھی ہوتی ہے، اس مشین پر وہی آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہاں کے تار گھر والے اس آواز کو سمجھ کر لکھ لیتے ہیں۔ اس طرح ہمارا پیغام تار کے ذریعے منٹوں میں دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ اب ٹائپ کرنے والے آلے کے ذریعے بھی تار بھیجے اور وصول کیے جاتے ہیں۔ اس آلے کو "ٹیلی پرنٹر" کہتے ہیں۔

ٹیلی فون

ٹیلی فون بھی اپنی بات یا پیغام جلدی پہنچانے کا ایک بہت مفید ذریعہ ہے۔ ٹیلیفون پر آدمی خود ایک جگہ سے دوسری جگہ بات کر سکتا ہے۔ اس کے ذریعے دُور دراز شہروں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی بات کی جا سکتی ہے۔

ہمارے ضلع میں ٹیلیفون کا نظام موجود ہے۔

ریڈیو اور ٹیلی وژن

ریڈیو اور ٹیلی وژن خبر کے اہم ذریعے ہیں۔ ان کے ذریعے ہم اپنے ملک اور دنیا بھر کی خبریں سُن لیتے ہیں۔ ٹیلی وژن پر تو ہم خبروں کے ساتھ ساتھ تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

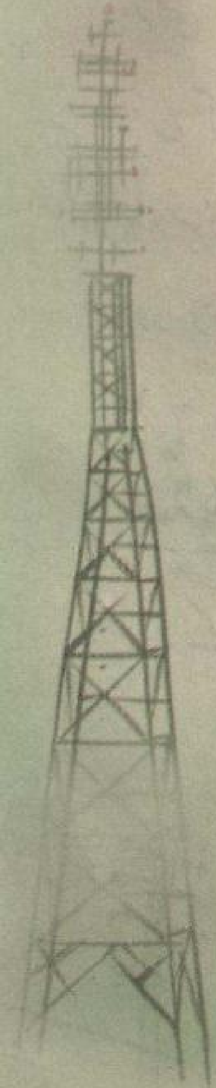
ہمارے ضلع میں ابھی تک ٹیلی وژن کے پروگرام نہیں دیکھے جا سکتے۔





اخبار

خبریں معلوم کرنے کا ایک بہت اچھا ذریعہ "اخبار" ہے۔ اخبار سے ہم دنیا بھر کے واقعات اور حالات سے باخبر ہو جاتے ہیں۔ اخبارات بڑے بڑے شہروں میں چھپتے ہیں اور ہر صبح تازہ خبریں لے کر دوسرے شہروں اور دیہات میں پہنچ جاتے ہیں۔ اخبار میں خبروں کے علاوہ اچھے اچھے معلوماتی مضمون بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں کوئٹہ اور پاکستان کے دوسرے شہروں کے اخبار آتے ہیں۔



سوالات

1۔ خبر کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

2۔ ڈاک کے ذریعے ہم کیا کیا چیزیں بھیج سکتے ہیں؟

3۔ اخبار پڑھنے سے کون کون سی معلومات حاصل ہوتی ہیں؟

4۔ دیے ہوئے الفاظ میں سے مناسب لفظ خالی جگہ میں لکھ کر جملے مکمل کیجیے۔



(i) پیغام جلدی پہنچانا ہو تو ـــــــ کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ (ڈاک۔تار)

(ii) خبروں کے ساتھ ـــــــ پر تصویر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ (ٹیلی وژن۔ریڈیو)

(iii) ـــــــ کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ بات کی جا سکتی ہے۔

(ٹیلی وژن ۔ ٹیلی فون)





آبادی اور پیشے

ہر گھر میں مرد عورتیں اور بچے رہتے ہیں جو اس گھر کے آدمی یا افراد کہلاتے ہیں ۔ شہر اور دیہات میں بہت سے گھر ہوتے ہیں ۔ ان گھروں کے افراد شہر یا دیہات کی آبادی کہلاتے ہیں ۔ ضلع میں کئی شہر اور دیہات ہوتے ہیں ۔ ان تمام شہروں اور دیہات میں رہنے والے لوگ ضلع کی آبادی کہلاتے ہیں ۔

مردم شماری

حکومت ہر دس سال بعد پورے ملک میں آبادی کی گنتی کراتی ہے اور معلوم کرتی ہے کہ ملک میں کتنے مرد، عورتیں اور بچے ہیں ۔ کتنے بوڑھے ہیں اور کتنے جوان اور یہ کیا کام کرتے ہیں ؟ لوگوں کی اس گنتی کو "مردم شماری" کہا جاتا ہے ۔

1981ء کی مردم شماری کے مطابق ضلع خاران کی کل آبادی 1 لاکھ 29 ہزار ہے ۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ آخر لوگوں کو گننے کی کیا ضرورت ہے ۔ آئیے ! ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ مردم شماری کیوں کرائی جاتی ہے اور اس کے فائدے کیا ہیں ؟ مردم شماری کے ذریعے حکومت معلوم کر لیتی ہے کہ کسی علاقے میں کتنے لوگ رہتے ہیں ؟ وہ کیا کام کرتے ہیں ؟ پڑھے لکھے لوگ کتنے ہیں اور ان پڑھ کتنے ؟ کتنے لوگ شہروں میں رہتے ہیں اور کتنے دیہات میں ؟ اس طرح حکومت لوگوں





کی ضروریات سے واقف ہو جاتی ہے اور ان کی خوراک، رہن سہن، تعلیم اور علاج معالجہ کے بہتر انتظامات کر سکتی ہے۔

مردم شماری کے ذریعے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آبادی گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی ہے۔

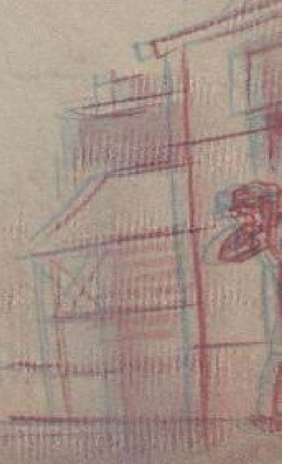
پیشے

ہمیں زندہ رہنے کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانے کے لیے خوراک، رہنے کے لیے مکان اور پہننے کے لیے کپڑا چاہیے۔ تعلیم اور علاج بھی ہماری ضروریات ہیں۔ ہم اپنی ضرورت کی ہر چیز خود نہیں بنا سکتے۔ ہم کوئی ایک ہی کام سیکھ سکتے ہیں۔ ہم اپنی روزی کمانے اور ضروریات پوری کرنے کے لیے جو کام کرتے ہیں، وہ ہمارا پیشہ کہلاتا ہے۔ ہمارے ضلع کے لوگوں کے خاص خاص پیشے یہ ہیں:

کھیتی باڑی

ہمارے ضلع میں جہاں زمین ہموار، نرم اور زرخیز ہے، وہاں کسان کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ کسان دن رات کھیتوں میں کام کرتے، زمین کھودتے، بیج بوتے، پانی دیتے اور فصلیں کاٹتے ہیں۔ ٹریکٹروں، جدید مشینی اوزاروں اور ٹیوب ویلوں نے کھیتی باڑی کو آسان بنا دیا ہے۔ مصنوعی کھاد، کیڑے مار دواؤں اور عمدہ بیجوں کے استعمال سے پیداوار بڑھ گئی ہے۔





گلہ بانی

ہمارے ضلع میں جہاں گھاس اور جھاڑیاں کثرت سے اُگتی ہیں۔ وہاں لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں ان لوگوں کی بڑی دولت ہیں۔ وہ انھیں بیچ کر پیسے کماتے ہیں، ان کا گوشت کھاتے ہیں، ان سے دُودھ، دہی، مکھن اور لسّی حاصل کرتے ہیں۔ بھیڑوں کی اُون بیچتے بھی ہیں اور اس سے کمبل، قالین اور دریاں بھی بناتے ہیں۔ بکریوں کے بالوں سے رسیاں اور بوریاں بناتے ہیں۔

محنت مزدوری

ہمارے ضلع کے بہت سے لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں۔ یہ لوگ کھیتوں، باغوں، کانوں اور ورکشاپوں میں کام کرتے ہیں۔ کچھ لوگ سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر اور مرمت کا کام کرتے ہیں۔

ملازمت

ہمارے ضلع کے کچھ لوگوں کا پیشہ ملازمت ہے۔ یہ لوگ دفتروں درس گاہوں اور ہسپتالوں وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔

تجارت

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے ضلع میں ہماری ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ ان چیزوں کو ضلع سے باہر بھیج کر فروخت کر دیا جاتا ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے ضلع میں یا تو پیدا ہی نہیں ہوتیں یا کم پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے یہ چیزیں دوسرے شہروں سے خرید کر لائی جاتی ہیں، چیزوں کے اس لین دین اور خرید و فروخت کو "تجارت" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے کچھ لوگوں کا پیشہ تجارت ہے۔

ہمیں معلوم ہُوا کہ تمام پیشے انسانوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہیں ۔ ہر پیشہ اپنی جگہ خدمت بھی ہے، کیونکہ ہر آدمی دوسرے آدمی کے کام آتا ہے ۔ جو آدمی ایماندار اور محنتی ہو، وہ اپنے پیشے میں زیادہ کامیاب رہتا ہے ۔ ایسے آدمی کو سب لوگ پسند کرتے ہیں اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ بھی اُس سے خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ محنت کرکے حلال روزی کماتا ہے اور خدا کے بندوں کے کام آتا ہے ۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ محنت کرکے روزی کمانے والا اللہ کا پیارا بندہ ہوتا ہے ۔

سوالات

1- مردم شماری کسے کہتے ہیں ؟

2- مردم شماری کتنے سال بعد کرائی جاتی ہے ؟

3- آپ کے ضلع کی آبادی کتنی ہے ؟

4- پیشہ کسے کہتے ہیں ؟

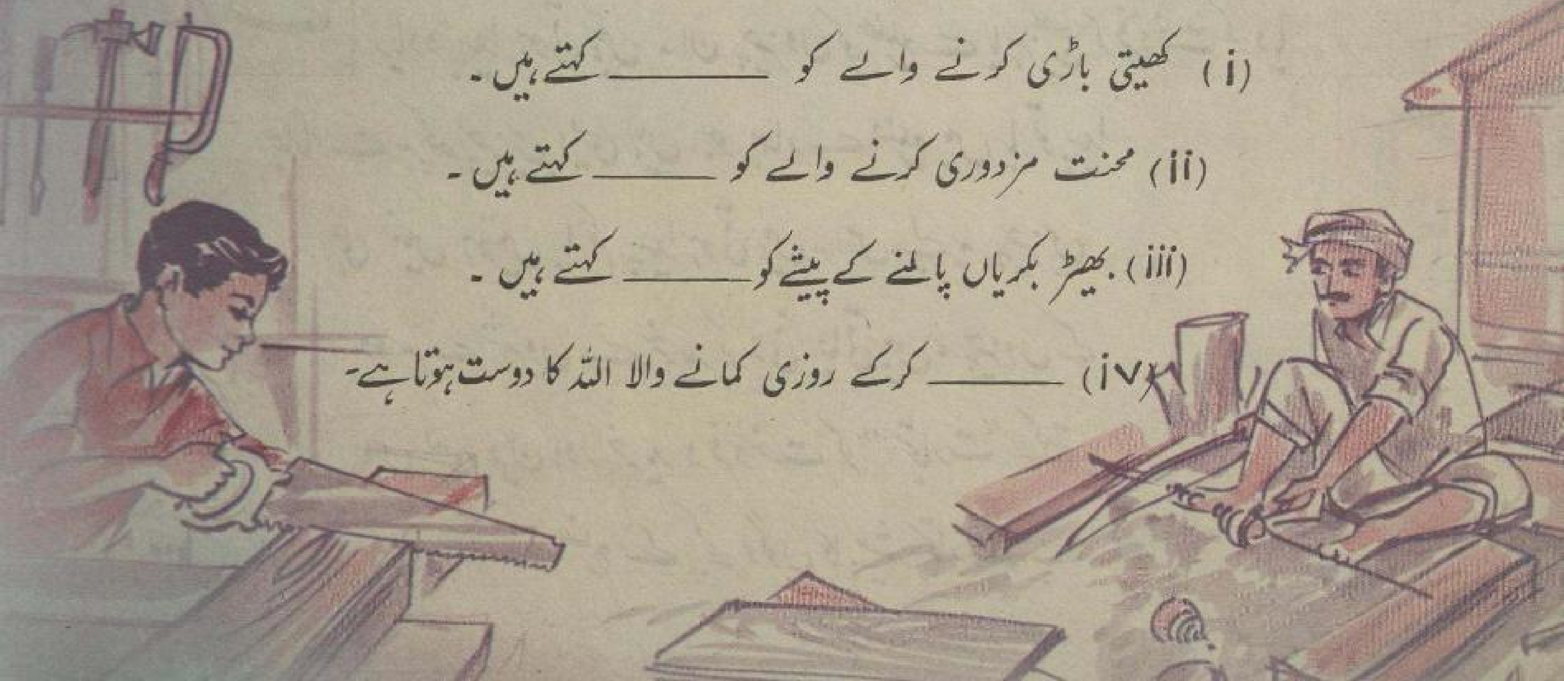
5- خالی جگہ پُر کرکے جملے مکمل کیجیے :-

(i) کھیتی باڑی کرنے والے کو ______ کہتے ہیں۔

(ii) محنت مزدوری کرنے والے کو ______ کہتے ہیں ۔

(iii) بھیڑ بکریاں پالنے کے پیشے کو ______ کہتے ہیں ۔

(iv) ______ کرکے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔



ضلع کا انتظام

ضلع کا انتظام چلانے کے لیے کئی محکمے اور ادارے قائم ہیں ۔ ہر محکمے کی نگرانی ایک اعلیٰ افسر کرتا ہے ۔

ڈپٹی کمشنر

ضلع کے اعلیٰ افسر اور انتظامی سربراہ کو "ڈپٹی کمشنر" کہتے ہیں ۔ اسے عام طور پر ڈی ۔ سی ۔ کہا جاتا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر ضلع کے انتظام کا ذمے دار ہوتا ہے ۔ ضلع میں امن و امان قائم رکھنا اور لوگوں کو انصاف دلانا بھی اس کا کام ہوتا ہے ۔ ضلع کی زمینوں کا حساب کتاب (ریکارڈ) رکھنا اور زمینداروں سے مالیہ وصول کرنا بھی ڈپٹی کمشنر کی ذمہ داری ہوتی ہے ۔

ہمارے ضلع کا صدر مقام خاران شہر ہے ۔ ڈپٹی کمشنر کا دفتر اسی شہر میں ہے ۔ مختلف محکموں کے دفتر بھی یہیں ہیں ۔ ضلع خاران کی ایک ہی تحصیل ہے ۔

تحصیل خاران ۔

تحصیل کا نگران اسسٹنٹ کمشنر یا تحصیل دار ہوتا ہے ۔





ضلع کے چند اہم محکمے یہ ہیں :-

پولیس

ضلع میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے پولیس کا محکمہ قائم ہے۔ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ ایسے بُرے لوگ جو قانون کو توڑیں یا جُرم کریں، انھیں پولیس پکڑ لیتی ہے اور سزا دلواتی ہے۔ ضلع کی پولیس کے بڑے افسر کو "سپرنٹنڈنٹ پولیس" یا ایس پی کہتے ہیں۔ اُس کی مدد کے لیے ایک یا دو ڈی۔ ایس۔ پی مقرر ہوتے ہیں۔ پولیس کے کام کو آسان بنانے کے لیے ضلع کے شہری علاقوں کو تھانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تھانوں کے انتظام کے لیے تھانیدار مقرر ہیں، ان کی نگرانی ایس۔ پی یا ڈی۔ ایس۔ پی کرتے ہیں۔

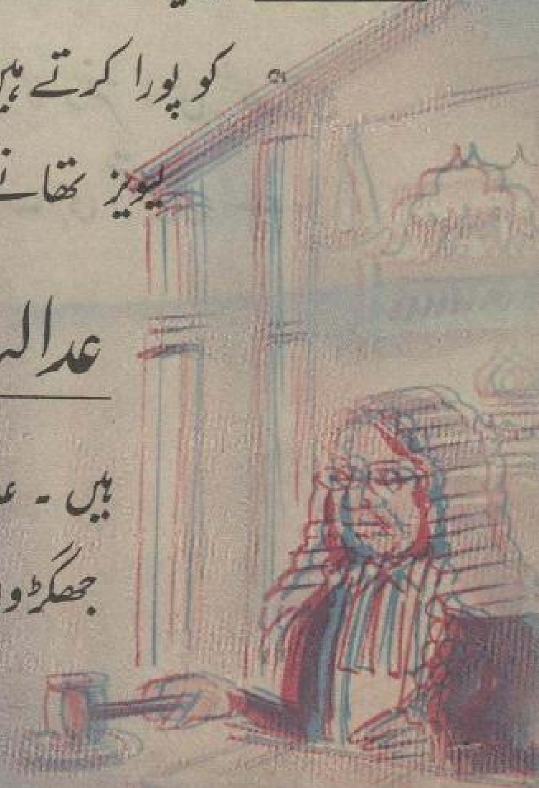
لیویز

ہمارے ضلع میں شہروں سے باہر جہاں پولیس تھانے اور چوکیاں نہیں ہیں، لیویز تھانے قائم ہیں۔ دیہاتی اور قبائلی علاقوں میں لیویز والے انھی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں، جنھیں شہری علاقوں میں پولیس والے پورا کرتے ہیں۔ لیویز تھانے کے نگران کو "رسالدار" کہا جاتا ہے۔

عدالت

پولیس یا لیویز والے جب کسی مجرم کو پکڑ لیتے ہیں تو اُسے عدالت میں پیش کرتے ہیں۔ عدالت وہ جگہ ہے جہاں قانون کے مطابق جھگڑوں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر جو





ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی ہوتا ہے، اپنی عدالت لگا کر مقدمات کے فیصلے کرتا ہے۔ ضلع میں ایک جج بھی ہوتا ہے، جسے "ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج" کہا جاتا ہے۔

جرگہ

قبائلی علاقوں میں جرگہ بھی ہوتا ہے، جو علاقے کے رسم و رواج کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ جرگے میں علاقے کے مُعزز اور معتبر لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

محکمہ تعلیم

ضلع میں سکولوں کا انتظام اور نگرانی "محکمۂ تعلیم" کرتا ہے۔ ضلع میں اس کام کا نگران اور ذمہ دار "ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر" (ڈی۔ای۔او) کہلاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کا دفتر تو ضلع کے صدر مقام میں ہے مگر وہ دورے کر کے ضلع بھر کے سکولوں کا معائنہ کرتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے دوسرے افسر ہوتے ہیں جو اپنے علاقوں میں پرائمری سکولوں کے انتظام اور نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔ لڑکیوں کے سکولوں کے انتظام اور دیکھ بھال کے لیے خواتین افسر مُقرّر ہیں۔

محکمہ صحت

لوگوں کو بیماریوں سے بچانے اور بیماروں کا علاج کرنے کے لیے محکمۂ صحت قائم ہے۔ یہ محکمہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کر کے ان میں ڈاکٹر اور دوسرا عملہ مقرّر کرتا ہے۔ ہمارے ضلع کا سب سے بڑا ہسپتال ضلع کے صدر مقام میں ہے۔ اسے ڈسٹرکٹ ہسپتال





کہا جاتا ہے ۔ اس ہسپتال کا نگران ڈاکٹر "میڈیکل سپرنٹنڈنٹ" کہلاتا ہے ۔ ضلع کے چھوٹے مقامات پر لوگوں کے علاج کے لیے ڈسپنسریاں قائم ہیں ۔ سارے ضلع میں بیماریوں کی روک تھام کے لیے محکمۂ صحت مفت حفاظتی ٹیکے لگانے اور جراثیم مارنے والی دوائیں چھڑکنے کا انتظام کرتا ہے ۔ صحت و صفائی کے ان تمام انتظامات کا ذمہ دار اور نگران افسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کہلاتا ہے ۔

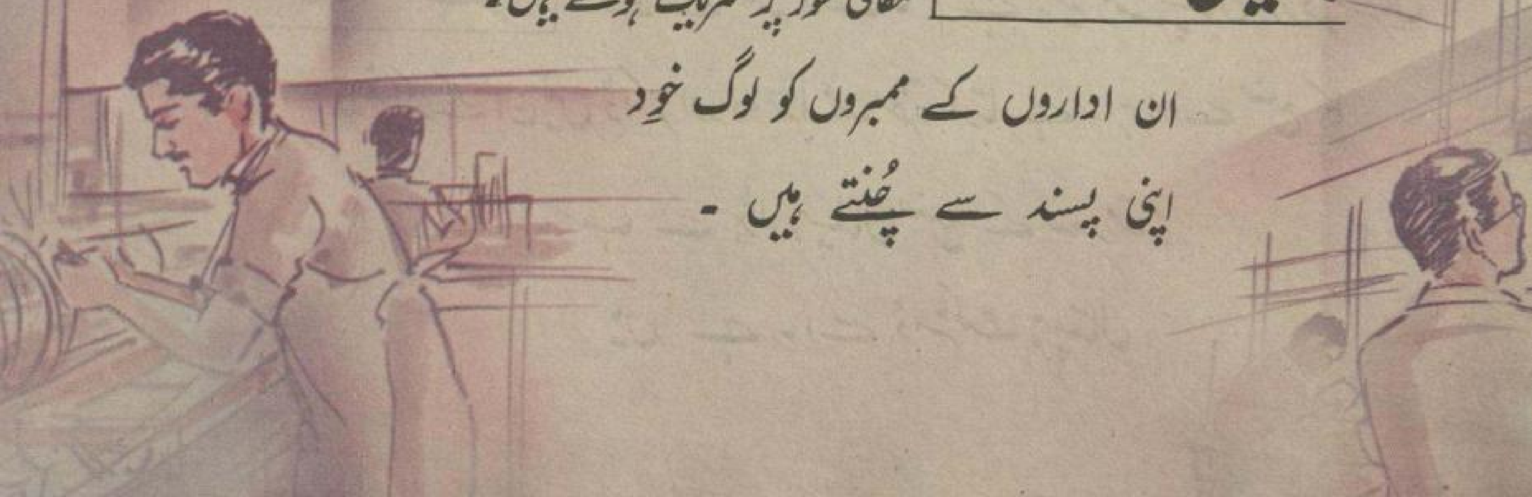
محکمہ زراعت

کھیتی باڑی اور باغبانی کو ترقی دینے کے لیے محکمۂ زراعت قائم ہے ۔ اس محکمے والوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ زمینداروں اور کاشت کاروں کی مدد اور راہنمائی کریں، اُنھیں کھیتی باڑی کے نئے طریقے بتائیں، فصلوں اور درختوں کو بیماریوں سے بچانے کی تدابیر سمجھائیں اور اُنھیں ضرورت کے مطابق بیج، کھاد اور قرضہ وغیرہ حاصل کرنے میں مدد دیں ۔

بلدیاتی ادارے

یہ ادارے ضلع کے انتظامی اور ترقیاتی کاموں میں مقامی طور پر شریک ہوتے ہیں۔

ان اداروں کے ممبروں کو لوگ خود اپنی پسند سے چُنتے ہیں ۔



چھوٹے شہروں میں ایسے اداروں کا نام "ٹاؤن کمیٹی" اور بڑے شہروں میں "میونسپل کمیٹی" ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں کو ملا کر ایک یونین کونسل بنائی جاتی ہے۔ ضلع میں اس ادارے کا نام ڈسٹرکٹ کونسل ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے سربراہ کو "چیئرمین" کہتے ہیں۔ یہ ادارے اپنے اپنے علاقے میں صفائی، صحت، تعلیم، بجلی اور پینے کے پانی کے انتظامات کرتے ہیں۔ سڑکیں بھی بنواتے ہیں اور اس طرح بلدیاتی ادارے ضلع کے مختلف محکموں اور عوام کے درمیان رابطے کا کام بھی دیتے ہیں۔

سوالات

1۔ آپ کے ضلع میں کون کون سی تحصیلیں ہیں؟

2۔ آپ کے ضلع کا صدر مقام کون سا ہے؟

3۔ ضلع کا افسر اعلیٰ کیا کہلاتا ہے؟

4۔ کون سا محکمہ کیا کام کرتا ہے؟ ترتیب سے لکھیے۔

(i)	محکمۂ صحت	(i)	انصاف
(ii)	محکمۂ پولیس	(ii)	سکولوں کی نگرانی
(iii)	محکمۂ عدالت	(iii)	لوگوں کی جان ومال کی حفاظت
(iv)	محکمۂ تعلیم	(iv)	زمینداروں اور کسانوں کی مدد
(v)	محکمۂ زراعت	(v)	علاج معالجہ

رفاہی ادارے

ایسے ادارے جو عام لوگوں کی خدمت اور بھلائی کے لیے قائم کیے جائیں، "رفاہی ادارے" کہلاتے ہیں ۔ یہ ادارے حکومت بھی قائم کرتی ہے ، شہری بھی قائم کرتے ہیں اور حکومت اور شہری مل کر بھی قائم کرتے ہیں ۔ ہمارے ضلع میں بھی کئی رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں ۔

تعلیمی ادارے

علم بڑی دولت ہے ۔ علم کے بغیر کوئی شخص اچھا انسان نہیں بن سکتا ۔ دین اسلام نے بھی علم کو بڑی اہمیت دی ہے ۔ خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ۔ آزادی سے پہلے ہمارے ضلع میں تعلیمی ادارے نہ ہونے کے برابر تھے ۔ پاکستان بننے کے بعد حکومت نے یہاں بہُت سے سکول اور کالج کھولے ہیں ۔

سکول :- علم کی روشنی پھیلانے کے لیے ہمارے ضلع میں بہُت سے ہائی ، مڈل اور پرائمری سکول کھولے گئے ہیں ۔ قریب قریب ہر گاؤں میں پرائمری سکول موجود ہے ۔ جس گاؤں میں کوئی پرائمری سکول نہیں ہے ، حکومت کوشش کر رہی ہے کہ وہاں بھی سکول کھُل جائے ۔ لڑکیوں کے لیے ضلع میں الگ سکول قائم ہیں ۔

مکتب :- دینِ اسلام کے ابتدائی زمانے ہی سے مسجد مسلمانوں کا تعلیمی مرکز رہی ہے ۔ مسجد خدا کا گھر ہے ۔ یہاں مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دینی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں ۔ ہمارے ضلع کے ہر شہر اور گاؤں میں مسجدیں موجود ہیں ۔ اِن مسجدوں میں مدرسے اور مکتب قائم ہیں ، جہاں بچّوں کو قرآنِ پاک پڑھانے اور تعلیم

دینے کا انتظام ہے ۔

کالج : ہائی سکول کے بعد کالج کی تعلیم شروع ہوجاتی ہے ۔ ہمارے ضلع میں خاران میں ایک کالج قائم ہے ۔

ہسپتال صحت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک بڑی نعمت ہے ۔ لوگوں کی صحت کی حفاظت اور بیماروں کا علاج معالجہ ایک بڑی اِنسانی خدمت ہے ۔ چنانچہ حکومت کے محکمۂ صحت نے ہمارے ضلع میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کی ہیں جہاں بیمار لوگوں کا مفت علاج ہوتا ہے ۔ ہمارے ضلع کا بڑا ہسپتال خاران میں ہے ۔

شفاخانہ حیوانات پالتو جانور اور مویشی ہمارے دوست بھی ہیں اور ہماری دولت بھی ۔ ان کی دیکھ بھال ہمارا فرض ہے ۔ یہ بیمار پڑ جائیں تو اِن کا بروقت علاج ضروری ہے ۔ حیوانات کی دیکھ بھال اور علاج معالجے کے لیے ہمارے ضلع میں ایک ہسپتال اور کئی ڈسپنسریاں قائم ہیں ۔

بینک بینک ایسا ادارہ ہے جہاں لوگ اپنی بچت کی رقمیں جمع کراتے ہیں ۔ بینک دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ کاروباری بینک اور امداد باہمی کے بینک ۔

امدادِ باہمی کے بینک لوگ خود مل جُل کر چلاتے ہیں ۔ یہ بینک ضرورت مند کاشت کاروں، دست کاروں اور کاروباری لوگوں کو قرضے مہیا کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے کاموں کو ترقی دے سکیں ۔ زرعی ترقیاتی بینک کاشت کاروں کو بیج ، کھاد اور ٹریکٹر خریدنے یا ٹیوب ویل لگانے کے لیے رقمیں اُدھار دیتے ہیں ۔

قالین بافی کا مرکز

ہمارے ضلع میں کئی جگہوں پر قالین بنانے کے مرکز قائم ہیں ۔ ان مرکزوں میں قالین بُننے کا کام سکھایا جاتا ہے ۔

زکوٰۃ کونسل

ہمارے ضلع میں ، ضلع ، تحصیل اور گاؤں کی سطح پر زکوٰۃ کونسلیں قائم ہیں ۔ یہ کونسلیں دولت مند لوگوں سے زکوٰۃ اور زمینداروں سے عُشر وصول کرکے غریب اور ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کر دیتی ہیں ۔

بہبودِ اطفال کے مرکز

سماجی بہبود کا محکمہ لوگوں کی بھلائی کے مختلف کام کرتا ہے ۔اسی محکمے نے "بہبودِ اطفال" کے مرکز قائم کیے ہیں ۔ یہ مرکز چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال ، علاج معالجے اور بھلائی کے کام کرتے ہیں ۔ یہ مرکز عام طور پر ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں قائم کیے گئے ہیں ۔

سوالات

1 - رفاہی ادارہ کسے کہتے ہیں؟

2 - آپ کے ضلع میں کون کون سے رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں ؟

3 - امداد باہمی کے بینک کیا کام کرتے ہیں ؟

4 - زکوٰۃ کونسلیں کیا کام کرتی ہیں ؟

5 - بچوں کی بھلائی کے مرکز کیا کام کرتے ہیں ؟

حضرت آدم علیہ السّلام

زمین ، آسمان ، سورج ، چاند ، ستارے ، چرند پرند اور اِس دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالٰے نے بنائی ہیں ۔ اِس زمین پر پہلے کوئی انسان نہیں رہتا تھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا ۔ اُنھیں اپنا خلیفہ (نائب) مقرر کیا اور فرشتوں کو حُکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سُن کر سارے فرشتے حضرت آدمؑ کے سامنے سجدے میں جُھک گئے مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا ۔ وہ کہنے لگا ، اے خدا! تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور آدمؑ کو مٹی سے ، میں اس سے بہتر ہوں ، میں اسے سجدہ نہیں کروں گا ۔ اللہ تعالٰے کو ابلیس کا یہ غرور پسند نہیں آیا ۔ اُسے حکم دیا کہ وہ اس کے دربار سے نکل جائے ۔ یہی مغرور اور ذلیل ابلیس ، شیطان کہلاتا ہے ۔

حضرت آدمؑ اور اُن کی بیوی ، بی بی حوّا کو اللہ تعالٰے نے جنّت میں بسایا ۔ وہ جنّت میں بڑے آرام سے رہتے اور طرح طرح کی مزیدار چیزیں کھاتے تھے ۔ اللہ تعالٰے نے اُن سے کہہ دیا تھا کہ جو چاہو ، کھاؤ پیو ، لیکن اس ایک درخت کے پاس نہ جانا ۔ شیطان ، آدمؑ اور حوّا سے بدلہ لینا چاہتا تھا ، اُس نے اُنھیں بہکا دیا ۔ آدمؑ اور حوّا نے اُس کے فریب میں آکر اُس درخت کا پھل کھا لیا ۔ اِس پر اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہُوا ۔ آدمؑ اور حوّا کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ۔ وہ بہُت پشیمان ہُوئے ، اُنھوں نے سچّے دل سے توبہ کی اور اللہ تعالٰے سے معافی

مانگی ۔ اللہ نے اُن کی توبہ قبول کر کے اُن کی غلطی معاف کر دی ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حوّا کو زمین پر بھیج دیا ۔ یوں اِس زمین پر انسانی زندگی کی ابتدا ہُوئی ۔ حضرت آدمؑ پہلے انسان اور پہلے نبی تھے ، اسی لیے انھیں ابوالبشر یعنی سب انسانوں کا باپ کہا جاتا ہے ، ہم سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں ۔ حضرت آدمؑ اور بی بی حوّا کی اولاد اِس زمین پر پھیلتی رہی ۔ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو حکم دیا کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں ، اُسی کا حکم مانیں اور شیطان کی چالوں سے بچتے رہیں ۔ آدمؑ نے اپنی اولاد کو بتایا کہ وہ جب تک نیکی کی راہ پر چلتے رہیں گے ، امن اور آرام سے زندگی گزاریں گے ، دنیا میں بھی اُنھیں کامیابی نصیب ہوگی اور آخرت میں بھی اُنھیں اللہ عذاب سے بچائے گا ۔

بچّو ! ہم سب انسان ایک آدمؑ کی اولاد ہیں ۔ ہم سب برابر ہیں ۔ ہم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھے کام کرے ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خدا کے احکام مانیں اور اُس کی نافرمانی نہ کریں ، تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی نصیب ہو ۔

سوالات

1 ۔ یہ دنیا اور اس کی چیزیں کس نے پیدا کی ہیں ؟

2 ۔ پہلے انسان اور پہلے پیغمبر کا نام بتائیے ؟

3 ۔ شیطان نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے کیوں انکار کیا تھا ؟

4 ۔ شیطان کے انکار کا کیا نتیجہ نکلا ؟

5 ۔ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو کیا حکم دیا ؟

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ تعالےٰ کے پیغمبر تھے ۔ وہ قریباً چار ہزار سال پہلے عراق میں پیدا ہوئے ۔ اُن کے والد کا نام آذر تھا ۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ملک کا بادشاہ نمرود تھا ۔ آپ کی ساری قوم بادشاہ سمیت بُت پرست تھی ۔ آپؑ نے قوم کو سمجھایا اور کہا ، خدا ایک ہے ، اُسی ایک خدا کی بندگی کرو ۔ سورج ، چاند ، ستارے خدا نہیں ہو سکتے ۔ یہ بُت جن کی تم پوجا کرتے ہو ، تمھارے کسی کام نہیں آسکتے ۔ بادشاہ اور قوم نے آپؑ کی بات نہ مانی ، اور وہ آپؑ کے دشمن ہو گئے ۔

حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ ایک دن شہر سے باہر گئے تھے ۔ آپؑ نے بُت خانے میں داخل ہو کر تمام بُت توڑ ڈالے اور کُلھاڑی بڑے بُت کے کندھے پر رکھ کر چلے آئے ۔ جب لوگ واپس آئے تو بتوں کی یہ حالت دیکھ کر اُنھیں بہت غصّہ آیا ۔ وہ کہنے لگے یہ کام ابراہیمؑ کے سوا اور کون کرسکتا ہے ؟ لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بُلا کر پوچھا ۔ اے ابراہیمؑ ! کیا ہمارے بتوں کو تم نے توڑا ہے ؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا اُنھی بتوں سے پوچھ لو ۔ وہ کہنے لگے کہ یہ تو بولتے نہیں ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا : " اگر یہ بول نہیں سکتے ، اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو یہ تمھارے کیسے خدا ہیں ؟ اور تم انھیں کیوں پوجتے ہو ؟ " حضرت ابراہیمؑ کی یہ باتیں سُن کر نمرود اور تمام لوگ غصّے میں آگئے ۔ نمرود کے حکم سے آپؑ

کو آگ میں پھینک دیا گیا۔ مگر وہ آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہوگئی اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکی۔

حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے ایک حضرت اسماعیلؑ اور دوسرے حضرت اسحاقؑ۔ آپؑ کو دونوں بیٹوں سے بہت محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرو۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو اپنا یہ خواب سنایا تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا: "ابا جان! اللہ نے آپ کو جو حکم دیا ہے، اُسے ضرور پورا کیجیے، انشاءاللہ آپ مجھے صبر والا پائیں گے"۔

حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ کو صحرا کی طرف لے گئے۔ وہاں اُنھیں زمین پر لٹا کر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اللہ کی راہ میں قربان کیا چاہتے تھے کہ اللہ نے آپؑ کی قربانی قبول کر لی اور حضرت اسماعیلؑ بچ گئے۔ دنیا بھر کے مسلمان اسی واقعہ کی یاد میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر خانۂ کعبہ کی تعمیر کی۔ یہی سب مسلمانوں کا قبلہ ہے، اس کی طرف منّہ کرکے ہم سب نماز پڑھتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں مسلمان دنیا بھر سے فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے یہاں پہنچتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ (اللہ کے پیارے دوست) بھی کہا جاتا ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ آپ کی نسل میں بہت بلند مرتبے والا نبی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دُعا قبول فرمائی اور ہمارے پیارے نبیؐ آپؑ کی نسل میں پیدا ہُوئے۔

سوالات

1۔ حضرت ابراہیمؑ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ حضرت ابراہیمؑ نے بُت خانے میں داخل ہو کر کیا کیا تھا؟

3۔ مسلمان کس واقعے کی یادگار کے طور پر ہر سال قربانی کرتے ہیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہُوئے ۔ آپؑ کی قوم بنی اسرائیل ایک مدت سے مصر میں آباد تھی ۔ مصر کا بادشاہ فرعون بنی اسرائیل پر بہت ظلم کرتا تھا۔ اُس نے حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو ، اُسے قتل کر دیا جائے ۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہُوئے تو آپؑ کی والدہ نے آپؑ کو قتل ہونے سے بچانے کے لیے ایک صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں چھوڑ دیا ۔ یہ صندوق تیرتا ہُوا فرعون کے محل کے قریب پہنچا تو اُس پر فرعون کی بیوی کی نظر پڑی ۔ اُس نے صندوق دریا سے نکلوایا ۔ اُسے کھول کر دیکھا تو اُس میں ایک خوبصورت بچّہ پڑا انگوٹھا چوس رہا تھا ۔ فرعون کی بیوی نے بچے کو اپنے پاس رکھ لیا اور اِس طرح حضرت موسیٰؑ فرعون کے گھر پرورش پانے لگے ۔

حضرت موسیٰؑ جوان ہُوئے تو مصر سے مَدیَن چلے گئے ۔ مَدیَن میں آپؑ دس سال تک رہے ۔ وہاں آپؑ کی ملاقات حضرت شعیبؑ سے ہُوئی ۔ حضرت شعیبؑ نے اپنی لڑکی کی شادی حضرت موسیٰؑ سے کر دی ۔ اس کے بعد آپؑ نے دوبارہ مصر جانے کا ارادہ کیا ۔ راستے میں اللہ تعالٰے نے آپؑ کو طور نامی پہاڑ پر نبوت عطا کی اور فرعون کو سیدھا راستہ دکھانے اور بنی اسرائیل کو اُس کے ظلم سے نجات دلانے کا حکم دیا ۔ اللہ تعالٰے نے حضرت موسیٰؑ کو دو معجزے بھی عطا کیے ۔ ایک یہ کہ آپؑ اپنا ہاتھ بغل میں رکھ کر نکالتے تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگتا ۔ دوسرا یہ کہ آپؑ اپنی لاٹھی کو زمین پر پھینکتے تو وہ اژدھا بن جاتی ۔

اللہ تعالٰے کے حکم کے مطابق آپؑ نے فرعون کو خدا کی عبادت کرنے اور بنی اسرائیل

پر ظلم بند کرنے کو کہا۔ فرعون اور اُس کے سردار اپنے تکبر کی وجہ سے ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہے۔ اُنھوں نے مصر کے بڑے بڑے جادوگروں کو حضرت موسیٰؑ کے مقابلے کے لیے کہا۔ جادوگروں نے رسیاں زمین پر ڈالیں تو وہ سانپ بن کر رینگنے لگے حضرت موسیٰؑ نے اللہ کا نام لے کر اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی۔ وہ اژدھا بن کر جادوگروں کے بنائے ہُوئے سانپوں کو نگل گیا۔ سارے جادوگر اِس معجزے کو دیکھ کر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے، مگر فرعون اور اُس کے ساتھی پھر بھی ایمان نہ لائے۔

حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکل جائیں۔ راستے میں دریائے نیل تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؑ نے پانی پر لاٹھی ماری تو پانی پھٹ گیا اور اُس میں خشک راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کی قوم اس راستے سے دریا پار کر گئی۔ فرعون اور اُس کی فوج آپؑ کا پیچھا کرتے ہُوئے اسی راستے سے دریا پار کرنے لگے۔ اللہ کے حکم سے دریا کا پانی مل گیا اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہوگیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے جو کتاب اُتاری، اُس کا نام "تورات" ہے۔

سوالات

1۔ حضرت موسیٰؑ نے بچپن میں کہاں پرورش پائی؟

2۔ آپ مَدْیَن میں کتنے سال رہے؟

3۔ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالےٰ نے کون سے معجزے عطا کیے تھے؟

4۔ فرعون اور اُس کے ساتھیوں کا کیا انجام ہوا؟

5۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو فرعون کے ظلم سے کس طرح بچایا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فلسطین میں پیدا ہُوئے۔ آپؑ کی والدہ حضرت مریم بہُت نیک خاتون تھیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ بنی اسرائیل نے اُس وقت اپنے دین میں اپنی مرضی سے نئی باتیں شامل کر کے اُسے بگاڑ دیا تھا۔ وہ خدا کے سچے پیغام کو بھُول چکے تھے دُوسروں کا مال کھاتے اور ایک دُوسرے پر ظلم کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خدا کے پیغمبروں کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ وہ دنیا کی خاطر خدا کی نافرمانی کرتے تھے، آخرت کا خوف اُن کے دل سے بالکل نکل چکا تھا۔

حضرت عیسیٰ نے قوم کے لوگوں کو خدا کا حُکم سنایا اور کہا، "خدا کو ایک مانو، سچے دل سے اُس کی عبادت کرو، اُس کی نافرمانی نہ کرو، میں خدا کا رسول ہُوں، میری بات سُنو، کسی پر ظلم نہ کرو، کوئی زیادتی کرے تو اُسے معاف کر دو، کسی کو دُکھ نہ دو اور ہر ایک سے محبّت کرو۔"

اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو چار معجزے عطا کیے تھے۔ وہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے، بیماروں کو تندرست کر دیتے، اندھوں کو بینائی عطا کر دیتے اور پھونک مار کر مٹی کے بے جان پرندوں میں جان ڈال دیتے تھے۔

حضرت عیسیٰؑ نے خدا کے دین کی تبلیغ شروع کی تو بہت کم لوگ آپؑ پر ایمان لائے ۔ با اثر اور دولت مند لوگ آپؑ کے مخالف ہو گئے ۔ اُنھوں نے وقت کے حاکم سے آپؑ کی شکایت کی ۔ حاکم بھی آپؑ کا دشمن بن گیا ۔ اُس نے آپؑ کے قتل کا حُکم دیا اور اپنے آدمی بھیجے تاکہ وہ آپؑ کو پکڑ لائیں ۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے دشمنوں کے ارادے پورے نہ ہونے دیے اور آپؑ کو اپنی قدرت سے زندہ سلامت آسمان پر اُٹھا لیا ۔

حضرت عیسیٰؑ نے خوشِ خبری سنائی تھی کہ میرے بعد آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آئیں گے اور دنیا میں اللہ کے سچے دین کو قائم کریں گے ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب اُتری ، اُس کا نام "انجیل" ہے ۔

سوالات

1۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کہاں پیدا ہُوئے تھے ؟

2 ۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ مکرّمہ کا نام بتائیے ؟

3 ۔ حضرت عیسیٰؑ کس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ؟

4 ۔ حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کو اللہ کا کیا حکم سنایا ؟

5 ۔ حضرت عیسیٰؑ کو کون کون سے معجزے عطا ہُوئے تھے ؟

6 ۔ حضرت عیسیٰؑ نے کیا خوش خبری سُنائی تھی ؟

نبی آخر الزماں

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ ساڑھے چودہ سو سال پہلے عرب کے شہر مکہ معظمہ میں پیدا ہُوئے۔ آپؐ کا تعلق مکے کے معزز قبیلے قریش سے تھا۔ آپؐ کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ تھیں۔ آپؐ کے والد آپؐ کی پیدائش سے چھ ماہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ آپؐ کے دادا عبدُالمطّلب قریش کے سردار تھے۔ اُنھوں نے آپؐ کا نام محمّد اور والدہ نے احمد رکھا۔ آپؐ چھ سال کے تھے کہ آپؐ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد آپؐ اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس رہنے لگے۔ دو سال بعد وہ بھی وفات پا گئے۔ اب آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب آپؐ کی پرورش کرنے لگے۔ جوان ہُوئے تو آپؐ نے تجارت شروع کی۔ آپؐ بہت سچّے تھے، اِس لیے لوگ آپؐ کو "صادق" کہتے تھے۔ آپؐ امانت دار تھے اِس لیے آپؐ کو "امین" کہا جاتا تھا۔ آپؐ پچیس سال کے تھے کہ آپؐ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوگئی۔ حضرت خدیجہؓ کی عمر اُس وقت چالیس سال تھی۔ وہ مکّے کی ایک دولت مند شریف اور معزّز خاتون تھیں۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن ہی سے بہت نیک تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ کو بُرا سمجھتے تھے۔ کھیل کود میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ اپنے ساتھیوں سے محبّت سے پیش آتے اور بڑوں کا بہت ادب کرتے

تھے ۔ آپؐ اپنے رشتے داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے ۔

آپؐ چالیس سال کے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو پیغمبری عطا کی ۔ عرب کے لوگ اُس وقت بہت سی بُرائیوں میں مبتلا تھے ۔ وہ بتوں کو پوجتے تھے، بات بات پر آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے ۔ لوٹ مار ، چوری ، جُوا اور شراب نوشی عام تھی ۔ آپؐ نے لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچایا اور فرمایا" اللہ ایک ہے ۔ صرف اُسی کی عبادت کرو، بتوں کی پوجا چھوڑ دو ، یہ تمھارے کسی کام نہیں آسکتے ، نیک کام کرو ، اللہ کی نافرمانی سے بچو ، ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو ۔ جان لو کہ اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے، وہاں دنیا کے کاموں کا حساب لیا جائے گا ۔ اچھے کام کرنے والوں کو جنّت میں بھیجا جائے گا جو آرام اور خوشی کی جگہ ہے ۔ بُرے کام کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا جو تکلیف کی جگہ ہے ۔"

آہستہ آہستہ لوگ اسلام قبول کرنے لگے ، مگر مکّے کے امیر لوگ آپؐ کے مخالف بن گئے ۔ اُنھوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو ستانا شروع کر دیا ۔ آپؐ اور آپؐ کے ساتھی نہایت صبر و سکون کے ساتھ تمام تکلیفیں برداشت کرتے رہے ۔ اسی دوران مدینے کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے ۔ اُنھوں نے آپؐ کو اپنے ساتھیوں سمیت مدینے چلنے کی دعوت دی اور ہر مشکل میں آپؐ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ۔ چنانچہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھی اسلام کی خاطر مکّے کو چھوڑ کر مدینے چلے گئے اِس واقعہ کو "ہجرت مدینہ" کہا جاتا ہے ۔

جب آپؐ مدینے پہنچے تو وہاں کے لوگ بہت خوش ہُوئے ۔ مردوں ، عورتوں، بوڑھوں اور بچّوں نے آپؐ کا استقبال کیا ۔ مدینے میں آپؐ کی تبلیغ سے اسلام تیزی سے پھیلنے لگا ۔ مکّے کے کافروں نے آپؐ کو مدینے میں بھی آرام سے نہ بیٹھنے دیا ۔ انھوں

نے بار بار مسلمانوں پر حملے کیے ۔ کافروں اور مسلمانوں میں کئی جنگیں ہوئیں، مگر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی۔ ہجرت کی آٹھویں سال حضورؐ نے مکّے کو فتح کرلیا۔خانۂ کعبہ جو بتوں سے بھرا پڑا تھا، وہاں سے بتوں کو نکال دیا گیا۔ فتح مکہ کے دن آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا ۔ اس کے بعد مکے کے سب لوگ مسلمان ہوگئے اور آہستہ آہستہ سارے عرب میں اسلام پھیل گیا ۔

ہجرت کے دسویں سال آپؐ نے حج ادا کیا، اس حج کو" حجۃ الوداع" یا آخری حج کہا جاتا ہے۔ اس حج میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان آپؐ کے ساتھ تھے ۔ حضورؐ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا ۔آپؐ جو وعدہ فرماتے اُسے پورا کرتے ۔ خدا کے سِوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ آپؐ بہت رحم دل اور شفیق تھے، جانوروں پر بھی ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ بچوں سے آپؐ کو بہُت محبّت تھی ۔

آپؐ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ۔آپؐ کا روضۂ مبارک مدینہ منوّرہ میں ہے۔
صَلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ۔

سوالات

1 ۔ آخری پیغمبر حضرت محمدؐ کہاں پیدا ہوئے ؟

2 ۔ آپؐ کے والد، والدہ اور دادا کے نام کیا تھے ؟

3 ۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ کا کیا پیغام پہنچایا ؟

4 ۔ حضرت محمد صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آخری حج کب ادا کیا ؟

5 ۔ حضورؐ کا بچپن کیسا گزرا تھا ؟

ضلع کی اہم شخصیت

پیر لوبک رح

پیر لُوبک خاران کے رہنے والے تھے۔ وہ سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور لوگوں کو بھی سادگی، سچائی، نیکی اور ایمانداری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ بُرے رسم و رواج کے خلاف تھے اور اپنے مریدوں کو ان سے منع کرتے تھے۔ ہر وقت خدا کی یاد میں رہتے تھے۔ کوئی کام خُدا کے حکم کے خلاف نہیں کرتے تھے۔ خدا کے بندوں کی خدمت کرکے خوش ہوتے تھے۔

ان کے زمانے میں منگولوں نے خاران پر حملہ کیا۔ منگول ظالم لوگ تھے۔ اُنھوں نے ہر طرف قتل و غارت اور لوٹ مار کرکے تباہی مچا دی۔ لوگ ان کے ظلم سے خوف زدہ اور پریشان ہوکر آپ کے پاس آئے۔ آپ نے لوگوں کے ساتھ مل کر منگولوں کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ لوگوں کو اُن کے ظلم سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول کی۔ منگول ناکام ہوکر واپس چلے گئے اور مخلوقِ خُدا کو اُن کے ظُلم سے نجات ملی۔

خاران کے لوگ آپ سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ آپ کا مزار رضائی کلگ میں ہے۔

سوالات

1 - پیر لوبکؒ لوگوں کو کیا تعلیم دیتے تھے؟

2 - آپ کیسی زندگی گزارتے تھے؟

3 - آپ کے زمانے میں خاران پر کس نے حملہ کیا؟

4 - آپ نے اس حملے کے وقت لوگوں کی کیا مدد کی؟

5 - آپ کا مزار کہاں ہے؟

تیار کردہ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ۔
منظور شدہ محکمۂ تعلیم حکومتِ بلوچستان، بطورِ واحد نصابی کتاب برائے مدارس صوبہ بلوچستان
بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 20 238_23796/E-O.S.D-53/79-3 مورخہ 30.7.84
نظرثانی شدہ: نیشنل ریویو کمیٹی، وفاقی وزارت تعلیم، حکومتِ پاکستان

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

1696 سیریل نمبر
کوڈ نمبر S.S. III K.H.N/25

قیمت	تعداد	ایڈیشن	سالِ اشاعت
6.50	2000	اوّل	1988